



ذوقوا فیتکم هذا الذی کتّم به لیس تجالین

الحمد لله که درین آردان سعادت عنوان

Check  
15



عمارة المساجد - بهدم اساس الشیخ



از تصنیف مولوی محمد سعید بنارس

جامع القوائد

از تصنیف مولوی عبد الباقی

کاشف المکارم

از تصنیف بعض علماء دہلی

صیانة الانسان

از تصنیف عبد الله صامیوتی

در مطبع سعید المطلاع واقع بنارس محلہ دار انکسار مطبوع شد

۱۰۸۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ و تعالیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فقیر راجی الی اللہ المجید  
محکم عید کنجای مولدا و بنارسی نند و لاجند مت متبعان سنت سنہ و پیر و ان  
طریقہ سنیہ مصطفیہ کے گزارش کرتا ہے کہ اندون ایک رسالہ بطور سوال و جواب  
کے لیے پیش کیا گیا ہے جو بنام مولوی وحی احمد صاحب کے شائع ہو رہی ہے  
جن صاحب نے پیش فرمایا اور تاکید کی کہ اگر مضمون اسکا صواب ہو تو تصدیق  
تعمیم کیا جائے ورنہ رد و تکذیب اس کترین نے جو اسکو ابتدا سے آخر تک بغور  
تمام دیکھا تو مملو یہ اتہام پایا جن کتابوں کا مولوی صاحب نے اس فتوے میں  
نشان دیا ہے کسی میں وہ بات نہیں پائی جاتی بلکہ ان کتابوں میں انکا خلاف  
موجود ہے ہاں البتہ یہ سب باتیں کتب متداولہ خفیہ میں موجود ہیں جیسا کہ عنقریب  
معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ سے محکومی طرح کی فکر لاحق ہوئی اور کہ اکثر  
متذعن متبعین سنت پر حق کرینگے کہ تمہاری کتابوں میں ایسی ایسی باتیں پائی جاتی  
ہیں حالانکہ یہ سب باتیں خود انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں دوم مولوی وحی احمد  
صاحب کو ایک طرح کا خیر ہوگا سوم موحدین کثر ہم اللہ الی یوم الدین کو باعث دل شکنی کا

ہو گا چہارم اکثر عوام جاوہ اعتدال سے بہک جاویں گے لہذا میں نے حسبہ اللہ اس کا جواب  
 لکھنا شروع کیا وہ جیسی و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ قبل شروع  
 مقصود کے اس بات کو معلوم کر لینا چاہئے کہ اصل اصول اس گروہ باشکوہ کا اتباع  
 قرآن و حدیث ہو اگر کسی صاحب نے کوئی مسئلہ خلاف بھی لکھا ہو تو اس گروہ پر ہرگز  
 الزام نہیں ہو سکتا ہاں ایسا مسئلہ جو اس گروہ باشکوہ میں متداول ہو اس کا کوئی ثبوت  
 کر دکھلاوے کہ یہ تم لوگوں کا مسئلہ خلاف سلف صالحین کے ہے تو بیشک قابل الزام کے ہو گا  
 ورنہ باسواۃ اسکے کچھ الزام نہیں بخلاف ان مسائل کے جو ہم براۓ الزام حنفیہ کے لکھتے ہیں  
 وہ سب آپ کی کتابوں معتبرہ میں موجود ہیں اور وہ کتابیں فرقہ حنفیہ کے مسلمات سے ہیں جو  
 اس کا جواب لکھو اس کو اس امر کا لحاظ ضرور ہے آئندہ اقوال مولوی صاحب کو جو ادھون  
 نے بطور اتہام کے لکھے ہیں اتہام اول و دوم سے تعبیر کیا جاویگا اور اقوال کر کے اس کا جواب  
 دیا جاویگا **قولہ اہل سنت سے خارج ہیں** مثل دیگر فرق ضالہ رافضی خارجی وغیرہما  
 کے ہیں **اقول** آپ نے اب تک معنی سنت و جماعت کو بھی نہیں سمجھا فقط لفظ سنت  
 جماعت کا سن لیا ہو ذرا شرح عقائد کا ہی مطالعہ کیا ہوتا اگر کتب کلامیہ کا ملاحظہ فرماتے  
 تو یہ کلمہ زبان پر نہ لاتے خیر میں ہی آپ کی خاطر سے معنی سنت جماعت کے آپ کی کتابوں سے  
 لکھے دیتا ہوں کہ دیکھ کر شرمائے پھر ایسا گندہ کلمہ زبان پر نہ لائو شرح عقاید نسفی مطبوعہ  
 مطبع علوی کو صفحہ ۶ میں ہے فاشتغل ہود من تبعہ بابطال الذرای المعترزۃ و اثبات  
 ما ورحیہ السنۃ و مضی علیہا الجماعۃ فسمواہل السنۃ و الجماعۃ ترجمہ پس مشغول  
 ہوا اشغری اور جو اس کا تابع تھا باطل کرنے راۓ معترزہ میں اور ثابت کرنے اس مسئلہ میں  
 جو سنت سے ثابت تھا اور جس پر جماعت پہلی لوگوں یعنی صحابہ کے گذری تھی پس نام کے  
 نئی اہل سنت و جماعت الحمد للہ کہ یہ تعریف اس گروہ باشکوہ موحدین پر صادق آتی ہو کیونکہ  
 انکا عمل ان مسائل پر ہے جو سنت سے ثابت ہوئے ہیں موحدین قدم بقدم طریقہ ما انا علیہ



واصحاب کی جو ہم حنی اہل سنت و جماعت کا ہے چلتے ہیں تعجب ہے کہ یہ سیدیم و جہلم مولود وغیرہ  
 بدعات کرنیوالے تو آپ کے نزدیک کسے سنی بنے زمین اور موحیدین خارج از اہل سنت و جماعت ہی  
 ہوں **ع** بہ بین تفاوت راہ از کجاست تا کجا + اگر رسم کہیں کہ تقلید شیعی کے واجب جانتی  
 والے گیارہویں کرنے والے مولود کی مجلس کو رونق دینے والے خارج از اہل سنت و جماعت  
 ہیں اور مثل غیر سنی کے ہیں تو بجائے کیونکہ زمانہ رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام و مجتہدین غلام  
 میں ان باتوں کا نام و نشان بھی نہ تھا اب بتائی کون سی رہا آیا یہ گروہ یا مبتدعین **قوله**  
 انکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت کے ہیں **اقول** موحیدین کا کوئی مسئلہ ہی  
 خلاف قرآن اور حدیث اور سلف صالحین کو نہیں ہے یہ سب آپکا اتہام ہے ہاں البتہ کتب  
 استدلالہ حنفیہ میں بہت سے مسائل خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالحین کو ہیں چونکہ  
 آپ نے کل اکیس مسئلہ بطور اتہام کے لکھے ہیں لہذا میں پچیس مسئلہ آپ کی کتب مقبرہ سے لکھتا  
 ہوں بعد ازیں آپ کے کل اتہاموں کی صحیح کئی کیجا دیگی **اول** خدا کا جو ٹھکانا حنفیہ کے  
 یہاں ممکن ہے چنانچہ مسلم الثبوت کے منہ میں موجود ہے ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے ہم  
 نہیں تسلیم کرتے ہیں امتناع کذب کا اور اللہ تعالیٰ کے **ووم** خدا اپنی وعید کا خلاف  
 کر سکتا ہے مثلاً اللہ نے فرمایا ہے کہ جہنم کی آگ کا فروں کے لئے تیار کی گئی ہے اللہ اس کا خلاف  
 کر سکتا ہے چنانچہ شرح عقائد نسفی مطبوعہ علوی کی صفحہ ۸۶ میں موجود ہے عبارت  
 اوکی یہی نہ ہم بعضہم **ان** الخلف فی الوعدین کرم ترجمہ بعض نے کہا ہے کہ اللہ کا  
 وعید میں خلاف کرنا کرم ہے بعض نے حاشیہ پر لکھا ہے **والحق** ان الخلف جائز عقلا  
**ترجمہ** حق یہ ہے کہ تحقیق خلاف کرنا جائز ہے از روئے عقل کے ملا علی قاری حنفی کا ایک  
 رسالہ مستقل پر اثبات خلاف وعید میں **سوم** ایمان کم بیش نہیں ہوتا ایمان حضرت جبریل  
 و محمد رسول اللہ صلعم و عام لوگوں کا برابر ہے چنانچہ اسی شرح عقائد کے صفحہ ۹۲ میں  
 اور الدیر الاندلسی شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۷۴ میں موجود ہے **چہارم** حضرت رسول

اللہ صلعم کے رسالت کو بعض کے لئے جانتے ہیں اور اس واسطے حضرت صلعم کے باقی  
 نبیوں کی نبوت کو بے لگاتے ہیں چنانچہ رسالہ تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب  
 حنفی میں موجود ہے نیز مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے حضرت صلعم کے خاتمیت  
 کو اسی طبقہ کے لئے حصر کیا ہے رسالہ دافع الوسواس ملاحظہ فرمائیے پنجم حدیث احاد  
 کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا جس کا یہ مطلب ہے کہ اکثر معجزات رسول اللہ صلعم پر جو خبر  
 احاد سے ثابت ہیں عقیدہ رکھنا چاہیے چنانچہ شرح مسلم الثبوت میں جو مذہب  
 حنفی کی بہت عمدہ کتاب ہے اس کے صفحہ ۴۱۹ میں موجود ہے عبارت اسکی یہ ہے المقصود  
 فی العقائد تحصیل العلم والخبیر من الواحد لا یفید الا ترجمہ مقصود عقیدہ میں حصول  
 یقین کا ہے اور خبر واحد سے یقین حاصل نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ جو معجزات  
 خبر واحد سے ثابت ہوئی ہیں ان کا یقین نہیں رکھنا چاہیے۔ **ششم** اجماع  
 کل امت جسکی سند ہو کہو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں چنانچہ مسلم الثبوت اور اسکی  
 شرح بحر العلوم جو اصول مذہب حنفی کی کتاب ہے اس کے صفحہ ۱۵۵ میں موجود  
 ہے عبارتہ ہکذا مسئلہ لا اجماع الا عن مستند ترجمہ نہیں اجماع مگر سند سے  
 ہفتم خنزیر کا چمڑا و باخت دینے سے پاک ہو جاتا ہے جائز ہے حج اسکی منہ اصلی  
 فقہ حنفی کی کتاب جو لاہور میں طبع ہوئی ہے اسکی صفحہ ۳۳ میں موجود ہے  
**ششم** بال خنزیر کے پاک ہیں اس سے نفع اٹھانا درست ہے امام محمد کے نزدیک  
 چنانچہ ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۳۹ جلد دوم میں موجود ہے **ہم** نیز جو خنزیر  
 کے چربی سے مایہ دیگیا تھا شام سے آیا اور حضرت صلعم نے اسکو بغیر تحقیق کے کہا یا  
 چنانچہ یہ مسئلہ قرۃ العین کی شرح فتح المعین میں موجود ہے اور یہ  
 کتاب فقہ حنفی کی ہے نیز اس مسئلہ کو مولوی عطاء محمد حنفی ہوشیار پوری نے نقل کیا  
 ہے سو حدین کو نزدیک یہ مسئلہ باطل ہے **و** **ہم** بکری کا بچہ جو خنزیر کے دودھ سے

پلا ہو حلال ہو چنانچہ یہ مسئلہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار چھاپہ صدیقی جلد چہارم  
 کے صفحہ ۱۹۱ میں ہی عبارت اُسکی یہ ہے اور اگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونوں کو  
 ہو اس طرح کہ اسکا گوشت گندہ نہ ہو تو حلال ہے جیسے وہ حلوان حلال ہو چکا لگایا ہے  
 سور کے دودھ سے یازدہم اور اگر کول اللحم جانور کو شراب پلائی گئی ہو پھر اسی  
 وقت ذبح کیا گیا ہو تو اسکا کھانا حلال ہے چنانچہ یہ مسئلہ ہی اسی صفحہ میں ہے  
 دوازدہم غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار مطبوعہ مطبع صدیقی کے صفحہ ۱۰  
 میں ہے کہ اگر کتے کو بغل میں دبا کر نماز پڑھے تو نماز اُسکی درست ہے نیز اسی  
 کتاب کی صفحہ ۹۹ میں ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہے **سیر دہم** اسی کتاب کی صفحہ  
 ۹۹ میں ہے کہ کتے کی کہاں کی جانناز اور ڈول بنانا درست ہے چہار دہم شست  
 زنی کرنا تسکین شہوت کے لئے مباح ہے فتاویٰ قاضی خان کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے +  
 پانزدہم اسی فتاویٰ کے جلد چہارم کے صفحہ ۳۶۵ اور فتاویٰ سراجیہ  
 متفقہ اسلام میں ہے کہ قرآن شریف کو شفا کے لئے پیشاب اور خون سے لکھنا درست  
 ہے اور چڑھے مردار پر بھی لکھنا درست ہے **شانزدہم** چلی حاشیہ  
 شرح وقایہ کے صفحہ ۲۹۸ میں ہے کہ خری زانیہ کی حلال ہے ہفت دہم غایۃ الاوطار  
 کے صفحہ ۷۷ کتاب الطہارت میں ہے کہ جب آدمی چار پائی سے یا مردہ عورت سے  
 یا لڑکی سے جماع کرے تو بغیر انزال کے غسل نہیں بلکہ وضو ہی نہیں ٹوٹتا اگر ایسا فعل  
 قبیح وضو کر کے کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا اسی وضو سے نماز درست ہے **ہجزدہم**  
 ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی کے جلد دوم کے صفحہ ۷۰ میں ہے کہ دار الحرب میں  
 سود لینا درست ہے اور صفحہ ۷۵ میں ہے ایک پیسے کو دو پیسے سے جینا درست  
 ہے **نوزدہم** سوائی چار شرابوں کے باقی سب شراب گہیون جو موچ کی پینی درست  
 ہے چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۷۹ میں ہی نیز صفحہ ۸۰ میں ہے کہ اسکے شراب کو

حدیث لگائی جاوے اگرچہ نہ میں ہو **بسم** اور اسی کتاب کے جلد اول کو صفحہ ۵۷۸ میں ہے کہ اگر کافر ذمی رسول اللہ صلعم کو گالی دیو تو اسکا ذمہ نہیں ٹوٹتا **اقول** ایسے مذہب سے اللہ پناہ دیو جس میں ایسی ایسی گندی باتیں ہیں **لبست** و **مکیم** ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۶ میں ہے کہ محرمات ابدی جیسے ماہرین کے ساتھ نکاح کر کے جماع کرنے سے حد نہیں آتی بعض علماء حنفی جیسے مولوی محمد قاسم صاحب دیوبند سی نے اسکو ثابت کیا ہے کہ ماہرین کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔ **لبست** و **مکیم** غایت الاوطار مطبوعہ مطبع صدیقی کو صفحہ ۲۳۴ میں ہے کہ اگر ایک عورت مغرب میں ہو اور ایک مرد مشرق میں دونوں کے درمیان ایک سال راہ کا فاصلہ ہو پھر دونوں کا نکاح و کالتا ہو جاوے تو اب جو لڑکا عورت کے پیدا ہوگا اسی مرد کے نسب سے شمار کیا جاوے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شاید مرد اڑ کر چلا گیا ہو تاہم میں ان لوگوں کے خیالات کو شیخ چلی کے خیالات سے کم نہ تصور فرما دین + **لبست** و **سوم** بحر الرائق اور فتاویٰ برہنہ مطبوعہ لاہور کے جلد ثانی کی صفحہ ۱۸ میں ہے کہ لف تحریر درست ہے یعنی کوئی شخص کپڑا نرم ذکر پر لپیٹ کر جماع کرے تو بغیر انزال کے غسل نہیں **لبست** و **چہارم** ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے جلد دوم کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ اگر ایک شخص نے پرانی عورت پر چھوٹی گواہ دی کہ یہ عورت میری ہے اور قاضی نے حکم کر دیا تو اب اسکو اس عورت سے وطی کرنا حلال ہے پھر گناہ نہیں **لبست** و **نجم** غایت الاوطار مطبوعہ مطبع صدیقی کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ رطوبت شرمگاہ عورت کی نزدیک امام صاحب کے پاک ہے شل اور رطوبتوں کے انتہائی مسائل فقہ حنفی کے جو مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہیں بہت ہیں میں کہانتک لکھوں یہ چند مسائل مشہور نمونہ از خوارے کے طور پر لکھتے ہوں تاکہ حنفیہ طاعین دیکھ کر شرمائیں اور طعنہ زنی سے باز آئیں **واضح** ہو کہ جن جن

کتابوں کی حوالہ سے یہ مسائل میں بخیر لکھے ہیں اگر کوئی ان مسائل کو ان کتابوں میں  
 نہ پاوی تو فی سہل ایک روپیہ تاوان ہم سے لے اب مقررہ صاحب کے اتہاموں کا جواب  
 دیا جاتا ہے **بہ اتہام اول** یہ ہے کہ خدائے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتی ہیں  
 چنانچہ کتاب صیانتہ الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شہود الحق صاحب شاگرد  
 مولوی نذیر حسن صاحب کے صفحہ ۵ میں مندرج ہے **اقول** مولوی شہود الحق  
 صاحب پر آپ کا بہتان ہی آپ سے پہلے مولوی تمنا نے یہ بہتان مولانا مولوی شہید  
 پر کیا تھا اسکا جواب مولوی شہود الحق صاحب نے دیا کہ مولوی اسمعیل صاحب پر یہ  
 بہتان ہے چنانچہ عبارت صفحہ ۵ کی یہ ہے باقی مولوی محمد اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ  
 علیہ کی طرف خدا کو جھوٹا اور حضرت کو چار سے زیادہ ذلیل کہنے کی نسبت بالکل غلط  
 ہے مولوی محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں نہ خدا کو جھوٹا کہا ہے اور نہ حضرت  
 کو چار سے زیادہ ذلیل یہ سب افتراء ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۸ میں ہے میں بھی  
 استقدر تسلیم کرتا ہوں کہ خدایتعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے  
 کہ وہ خدا کے نسبت جھوٹ بولنے کی محال ہوئی قائل ہیں اور جو یہ آپ کو اس لفظ سے  
 شبہ ہوا ہے کہ اسکا کذب کے قائل ہونے سے خدا کو جھوٹا اور کاذب کہنا لازم نہیں  
 آتا یہ اوجھوں نے مذہب حنفیہ اور اکثر اہل سنت و جماعت کا نقل کیا ہے جیسا کہ اسکی  
 تصحیح انہوں نے صفحہ ۹ میں کی ہے پہلے معلوم ہو چکا کہ یہ مذہب حنفیوں کا ہے واہ  
 صاحب اپنا تو الزام اور دوسروں کے سر لگاتے ہو برعکس نہ ہند نام زندگی کا فور ذرا  
 سلم الثبوت کے منہیہ کا مطالعہ فرمائیے اور ایسی تہمت سے باز آئی **اتہام دوم**  
 میری کہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام میں بالاتفاق معصم ہیں حالانکہ مولوی محمد حسین خاں  
 اسی کتاب رد تقلید کتاب الجید مطبوعہ فاروقی کے صفحہ بارہ میں انبیاء علیہم السلام  
 سے بہول چوک کا احکام دینی میں مقرر ہے **اقول** کتاب رد تقلید میں یہ کہیں نہیں

کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام احکام دینی کے تبلیغ میں بہول چوک کرتے ہیں یا پکا  
 بہتان عظیم ہے سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ اس کتاب میں فقط یہ ہے کہ انبیاء  
 سے بھی بہول چوک ہوتی ہے نہ یہ کہ انبیاء سے تبلیغ احکام میں بہول چوک ہوتی ہے عبارت  
 اسکی بعینہ نقل کرتا ہوں صفحہ ۱۲ میں ہے لَانِ الْاَنْبِيَاءُ مَا كَانُوا مَعْصُومِينَ مِنَ الزَّلٰلَةِ  
 وَالسَّهْوِ مَرْجُمًا اسکا اسی کتاب میں ہے اس لٹکے کہ تمام پیغمبر و گداور بہول چوک سے  
 نہیں بچتے اب ناظرین متہم صاحب کو انتہام پر خیال فرما دیں اور بہول چوک کا صا  
 ہونا انبیاء سے کُلِّ اَبْلِ حَتِّ وَجَاعَتِ كَا مَذْهَبٍ بِفَقْطِ شَيْعُونَ كَا اَسْمِیْنَ اَخْتِلَافِ  
 ہے چنانچہ امام نووی نے حدیث اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسِیْ كَمَا نَسُوْنَ كِی شَحْیَ مِیْنِ اِسْلَامِ  
 تعبیح کی ہے چونکہ متہم صاحب تقی مذہب ہیں اس لئے خفی مذہب کی کتاب سلم الثبوت  
 اور اسکی شرح بحر العلوم سے نقل کرتا ہوں صفحہ ۳۹۱ میں ہے وَ اِلْتِفَاقِ الْیَضَاءِ  
 تَجْوِزِهَا سَهْوًا وَ غَلَطًا بَانَ یَكُونُ خَطَاۓیِ الْاِجْتِهَادِ اِنْ قَالَ وَمِنْهُ الشَّیْءُ  
 عَلٰی اِسْرِاسِ الرَّكْعَتَیْنِ سَهْوًا اِلَّا الشَّیْعَةُ مَرْجُمًا اور اتفاق ہے بھی تجویز کرنے گناہ  
 ضعیفہ کے انبیاء پر بہول چوک سے اس طرح کہ ہو خطا اجتہاد میں یہاں شک ہے کہ  
 اسی بہول سے حضرت کا دور گفتوں پر سلام پھیرنا ہے مگر شیعہ انتہی اسی صفحہ میں  
 دوسری جگہ ہے وَ كَلَامِهِمْ مِنْ اُخْفِیَّةٍ وَ الشَّافِعِیَّةِ جَوْزُ الزَّلٰلَةِ فَمِنْهَا مَرْجُمًا  
 یعنی کُلِّ حَفِیُّوْنَ اور شافعیوں نے گداو یعنی لغزش کو دو نون میں یعنی ضعیفہ اور کبرہ  
 میں جائز رکھا ہے اب متہم صاحب کو جو اعتراض ہوا اپنی گردہ پر فرما دیں۔ انتہام  
 سو ہم یہ تذکرہ حضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ نصر الموشیر  
 مصنفہ اخون صدیق پشاور سی شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب کی صفحہ  
 ۶۲۲ میں الف و لام خاتم النبیین کو عہد خارجی کہا ہے کہ جبکہ معنی یہ ہیں کہ بعض  
 کے خاتم ہیں نہ سب کے اَقُولُ سَعَادَاتُہٗ اور توبہ و حاشا دلا کر یہ کسی محمدی کا

عقیدہ ہوتہم لوگ تو جب کایہ عقیدہ ہوا سو کافر جاستے ہیں نصر المومنین میں چند جگہ تصریح  
 ہے کہ حضرت کل جن و بشر کے رسول ہیں ہاں البتہ اسمیں انہوں نے اثر ابن عباس جسکو یقینی  
 و حاکم وغیرہ نے اخراج کیا ہے اسمیں گفتگو کی ہے اور یہودہ خیالات علماء رام پور کو رد  
 کیا ہے اس گفتگو میں ملا صدیق صاحب متفرد نہیں ہیں بلکہ ویسا ہی کلام آپ کے دو اثر سے  
 حنفیوں کو مقتدا سے یعنی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے رسالہ دافع الوسا اس  
 عن اثر ابن عباس میں اور مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی نے رسالہ تحذیر الناس میں  
 کیا ہے اگر اس سے انکار خاتمت کا سمجھا جاتا ہے تو ساری حنفی رسول اللہ صلعم کے خاتم  
 ہونیکے منکر ہیں اسد پادشہ ہم موحدین کو ایسے عقیدہ بد سے اور خلاف کلام مجید سے  
 اتہام چہارم حدیث احاد یعنی سوائے حدیث متواتر کے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا جب کایہ مطلب ہوا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوا ایک  
 و معجزہ کے صادر نہیں ہوا کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواتر سے ثابت  
 نہیں چنانچہ کتاب دلیل حکم مصنف مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی میں موجود ہے اقول  
 بالکل غلط میرے بہتان پر آپ نے محمد شاہ کی تقلید سے لکھا ہے دلیل حکم میں اسکا اثر بھی نہیں  
 کہ خبر احاد سے معجزہ ثابت نہیں ہوتا ہاں البتہ یہ اصول فقہ حنفی کی کل کتابوں میں ہے  
 کہ خبر واحد سے عقیدہ نہیں ثابت ہوتا جیسا کہ مسلم الثبوت اور اسکی شرح کی عبارت  
 گذری جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سوائے ایک دو معجزہ کے کسی پر عقیدہ رکھنا نہ چاہئے  
 بخلاف ہم موحدین کے کہ خبر واحد کو مثبت عقیدہ و عمل کا مانتے ہیں اتہام پنجم اجماع کل  
 امت جسکی سند مجہول معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں چنانچہ کتاب معیار الحق مصنف مولوی نذیر  
 مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۱۳۱ الخ اقول یہ بعینہ مسئلہ اصول فقہ حنفی کا ہے کہ جس  
 اجماع کی سند نہ معلوم ہو وہ حجت شرعی نہیں جیسا کہ مسلم الثبوت اصول فقہ حنفی کی  
 عبارت اور پر گذر چکی حضرت متہم اس عبارت تو ضعیف موعج کو جو اسی صفحہ میں موجود ہے

جس سے جناب مولانا فخر المحدثین نے اس مضمون کو ثابت کیا ہے ائمہ بزرگ کے چھوڑ گئے  
 بلکہ جناب مولانا معدوح نے تو حنفیوں کو الزام دیا ہے کہ تم جو کہتے ہو تعلید شخصی اجماع سے  
 ثابت ہو حالانکہ تمہاری کتاب تو بیخ تعلیم میں ہو کہ اجماع بغیر سند کے قابل حجت کے نہیں تو سند  
 اس اجماع کے پیش کردار اب ذرا کتب اصول کا ملاحظہ فرمائے اور اس مصرع کو بار بار زبان  
 پر لائیو اور ذرا تو شرمائیے مصرع میں الزام اسکو دینا تھا قصور اپنا نکل آیا انہما شتم  
 مجتہد کا قیاس شرع میں معتبر نہیں چنانچہ معیار الحق کے صفحہ ۷۹ میں اور کتاب اعتصام  
 السنہ کے صفحہ ۳۶ میں موجود ہے اقول معیار الحق میں ہرگز کسی حکمہ ہی قیاس کی  
 حیثیت سے انکار نہیں کیا اور نہ یہ مسلک جناب فخر المحدثین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب  
 کا ہے اور مولف اعتصام السنہ ظاہری المذہب ہیں اور ظاہریوں کے نزدیک قیاس حنفی  
 حجت نہیں کہ لا یخفی علی ماہر الاصول پہلے بڑے بڑے لوگوں نے قیاس کا انکار کیا ہے  
 عبید اللہ العنبری نے شرح منہاج میں فرمایا ہے کہ اہل بیت میں سے امام محمد باقر اور  
 جعفر صادقؑ نے قیاس سے انکار کیا ہے اور فتح الباری میں حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ  
 انکار قیاس کا ثابت ہوا ہے ابن مسعود اور عامر الشعبي اور محمد بن سیرین وغیرہ سے فقط  
 اتہام مفتی مسئلہ رجعت کے قائل ہیں یعنی حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ کے زمانے میں  
 سب مردے جو انکی محبت میں مرے ہیں قبور سے قبل قیامت کے زندہ ہو کر اسے مستفید  
 ہونگے چنانچہ کتاب در اسات اللیب مصنفہ مولوی معین الدین مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۲۱۹  
 میں موجود ہے اقول کتاب در اسات میں انہوں نے یہ خود ہرگز نہیں فرمایا بلکہ آئین  
 اوصیوں نے قول بعض اہل علم کا نقل کیا ہے چنانچہ عبارت انکی بعینہ ہدیہ ناظرین کرتا  
 ہوں صفحہ ۲۱۹ میں ہے ولقد اخبرت من بعض اهل العلم انه قال من مات  
 علی احب الصادق الامام العصر علیہ السلام ولحقہ سرک او اناہ اخر ترجمہ  
 البتہ تحقیق خبر دیا گیا میں بعض اہل العلم سے کہ ہر آئینہ اسے فرمایا ہے کہ جو امام عصر کے



حب صادق پر مراد اور امام کا وقت نہ پایا اہل بیہان سے معلوم ہوا کہ یہ آنکا قول نہیں بلکہ انھوں نے بعض کلام نقل کیا ہے اور ہم موحیدین کا یہ مسلک ہے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو اسکو سبب و شہیم قبول کرتے ہیں نہ ایسے زلیات کو یہ کام متقلدین کا ہی ہے **اتہام ہشتم** حضرت ابوبکرؓ اور ادنیٰ ہر اہی ارث ندیے حضرت فاطمہؓ میں خطا پر میں چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۳ میں موجود ہے اقول یہ ہرگز اس صفحہ بلکہ اس کتاب میں نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ وغیرہ صحابہ رضائے نہ دینے میں خطا پر ہیں یہ سب افتراء ہے اگر یہ دونوں اتہام آپکے اس کتاب میں پائے جاتے تو اس گروہ یا شکوہ پر کیا صاحب در اسات تو خفی ہیں دیکھئے باروین در اسات میں امام صاحب پر جو لوگوں نے اعتراضات کئے تھے انکو کس عرق ریزی سے دفع کیا ہے اتہام نہم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت فاطمہؓ زہراؓ کے ساتھ اور حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ کینہ رکھتے تھے چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۶۹ میں ہے اقول یہ بھی ایکی ابد فریبی ہے مقصود صاحب اعتصام السنۃ کا یہ ہے کہ تمک قول رسول اللہ صلعم سے چاہئے ہر بات میں گواہ نے غضب میں فرمایا ہونہ قول فعل صحابہ سے کیونکہ دیکھو حضرت فاطمہؓ زہراؓ باعث نہ دینے میراث ابابکر رضی کے ایسی خفا ہو گئیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے اسبطر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ سے باعث نہ بیعت کرنے انکے سے حضرت ابوبکر رضی کی خفا ہوئے جیسا کہ بخاری شریف میں اسکا قصہ ہے اگر صحابہ کو قول حجت ہوں تو چاہئے کہ ان اقوال کو بھی لیا جاوے **اتہام دہم** چاروں اماموں کے پیرو اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ یہ سب لوگ کافر ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۸۰ میں مذکور ہے اقول یہ سب اس کتاب پر آپکا بہتان ہے اس میں فقط یہ ہے کہ اسبطر کافر ہوئے سمجھت مذاہب اربعہ میں اور محبت طریقہ اربعہ میں یہ ہرگز اوہوں نے نہیں فرمایا کہ کل آدمی بلکہ یہ ادنیٰ کا قول قضیہ مہملہ ہے اور مہملہ حکم میں جزیہ کے

ہوتا ہے مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث کو صریح پکارا امام کا قول نہیں ترک  
 کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث کو نہ مانیں گے جیسی کہ تصحیح کی ہے اور تمہوں نے  
 اس امر کی صفحہ ۹۸ میں جب جوابات عقائد سے فراغت حاصل ہوئی تو اب جواب  
 عملیات کا جو سہم نے لکھے ہیں دیتا ہوں و ما توفیقی الا باللہ جوابات عملیات  
 اتہام اول پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب  
 رنگ اور بو اور مزہ تینوں نہ بدلیں چنانچہ طریقہ محمدیہ ترجمہ در ربہیہ مصنفہ نواب  
 صدیق حسن خان صاحب رئیس ہوپال مہر شدہ مولوی نذیر حسین صاحب کے  
 صفحہ ۷۰۷ میں موجود ہی اقول طریقہ محمدیہ نام کوئی کتاب تالیف نواب صاحب  
 کی نہیں ہے یوں معلوم ہوا کہ عبداللہ مواتی نے ترجمہ در ربہیہ کا غلط سلاطین اصل  
 مسودہ سے نقل کر کر اور اسکا نام طریقہ محمدیہ بطور خود قایم کر کے طبع کرا دیا چنانچہ  
 وہ ترجمہ جب نواب صاحب نے دیکھا تو فتح المغیث میں تصحیح ترجمہ کی از سر نو فرمائی  
 علاوہ اسکے یہ مذہب کہ پانی نجس نہیں ہوتا جب تک اسکی تین اوصاف سے کوئی  
 وصف نہ بدلے امام مالک اور حنفیہ اور محدثین اور امام غزالی وغیرہ کا ہے اور اسکیو  
 شاہ دلی اللہ صاحب نے مستوی شرح موطا میں راجح کہا ہے اور وہی مذہب احنق  
 حدیث کے ہے جو اس بارے میں نص ہے یعنی ان الماء طہور لا ینجسہ شیء  
 اور دوسری روایت میں ہے ان الماء لا ینجسہ شیء الا ما غلب علیہ یحہ و طعمہ و  
 لونہ اگرچہ نواب صاحب بہادر نے بموجب اس حدیث کے اس مذہب کو اختیار  
 کیا تو کیا باعتباری بخلاف آپکے مذہب کے کہ مسدودہ درودہ کا بخلاف حدیث کے اکل  
 پچو اپنی رائے سے اختیار کیا ہے اگر وہ درودہ حوض میں دس بنیس آدمی  
 پیشاب اس صورت سے کریں کہ رنگ بو مزہ نہ بدلے یا سیر و وسیر گوہ  
 اس میں ملا دیا جاوے یا ایک گھڑا شراب اس میں ملا دی جاوے یا کتا ادر

سور اس میں دو ب کرم جاوے پھر اسکا ایک پیالہ اچکی مذہب میں طاهر مٹھو ہے جو  
 آپ اسکا جواب دیونگے وہی ہمارا جواب ایک پیالے پانی کا تصور فرما دیں \*  
 اتہام دوم لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۷ میں  
 مذکور ہے اقول آپ نے تو بوجہ عناد یا تعصب مذہبی کے اقبل ابعد عبارت  
 سے نظر پر پردہ ڈال لیا ہے علی الجہاد ہم غشاوہ آپ ہی پر صادق آتا ہے جناب  
 شیخ الشیخ مجتہد یمانی قاضی شوکانی نے یہاں نجاسات مغلفہ کو ارشاد فرمایا ہے اور  
 بول روضہ کا استثناء فرمایا ہے کہ اسکی نجاست مغلفہ نہیں جسے جانی القوم الانرید  
 یعنی زید کا حکم قوم کا حکم نہیں نہ یہ سنے کہ یہ سسے سے نجس ہے نہین ہاں انکے  
 نزدیک چھوٹے لڑکے شیر خوار کا پیشاب فقط پانی کے چھڑکنے سے پاک ہو جاتا  
 ہے چنانچہ تصحیح اسکی امیر الملک نواب والا جاہ نے مسک اختتام ورد فتنہ النذیر  
 شرح دربرہیہ میں فرمائی ہے اور یہی مذہب موافق حدیث انما تصنم من بول الغلام  
 کی ہے اور یہی مختار امام احمد وغیرہ تمام محدثین کا ہے اتہام سوم وضو میں بجائے پانوں  
 دھونے کے مسح فرض ہو چنانچہ فتاویٰ ابراہیمیہ صفحہ مولوی محمد ابراہیم غیر مقلد کے صفحہ  
 ۲ میں ہی اقول اپنے یہاں کے علماء کی باتیں محدثوں کے ذمہ کیوں آپ لگاتے ہیں  
 حضرت من یہ ابراہیم غیر مقلد نہیں آپکا استاد بہائی مولوی احمد علی صاحب حنفی المذہب  
 کا شاگرد ہے بڑا پاک حنفی ہے بنارس میں اگر مجھ سے درخواست مناظرہ کی کی تھی کہ اپنے  
 آپ کو حنفی کہنا واجب ہے آخر میرے ایک طالب العلم نے انکے وہ دانت کھٹے کیے  
 کہ یہاں سے بہاگئے نظر پر آج کل ضلع اعظم گڑھ میں موحیدین پر تبرا  
 فرماتے ہیں۔ ایسے ایسے کام حنفی مذہب کے عالموں کے ہیں نہ ہسم موحیدین  
 کے علماء کے اتہام چہارم پیشاب کے بعد پانی وغیرہ سے استنجا  
 کرنا بدعت ہے چنانچہ کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۳۷ میں

**اقول** مولوی عبداللہ صاحب نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ پانی وغیرہ سے  
 استنجا کرنا بدعت ہے یہ آپکا افترا ہے فقط یہ لکھا ہے کہ پانی اور کلون کا مسح  
 کرنا حضرت سے ثابت نہیں ہے یعنی یا فقط کلون ہی لیتے یا پانی ہی مگر یہ ان سے  
 غلطی ہے حضرت سے استنجا کرنا بعد پیشاب کے پانی سے بروایت امام احمد کے  
 ثابت ہے جیسا ہر حدیث پر پوشیدہ نہیں اتہام تخم جو کوئی شخص اپنی بیوی  
 سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اسکی نماز بغیر غسل کے درست ہے چنانچہ  
 کتاب ہدایت القلوب القاسیہ فی ردّ گلزار آسیہ تصنیف مولوی محمد سعید  
 نو مسلم شاگرد مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۳۶ میں موجود ہے +  
**اقول** لقد اصححت ام الحیا سر تدعی ۛ علی ذنباً کلاہ لحد اصنع  
 یہ جناب نے تو مجھ پر تہمت صریح لگائی ہے مثل مشہور ہے اَلثَّاءُ چور کو تو ال کو  
 ڈالنے میں نے اپنی کتاب میں بعض متدین کا قول نقل کیا ہے کہ بعض متدین  
 ہر گویا الزام دیتے ہیں کہ انکے نزدیک جب تک انزال نہ ہو غسل نہیں آتا ہر  
 جواب دیا ہے کہ ہمارے نزدیک فقط دخول کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے  
 چنانچہ عبارت رسالہ ہدایت القلوب صفحہ ۳۶ کے پیشکش ناظرین منصفین  
 کرتا ہوں قلت فی ہدایت القلوب قولہم انکے نزدیک جب تک انزال  
 نہ ہو غسل نہیں آتا جواب یہ بھی ہلو گونہ افترا ہے ہمارے نزدیک تو غیبت  
 حشفہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے ہاں البتہ یہ مذہب نہ آنے غسل کا حضرت  
 عثمان رض و بخاری و داؤد ظاہری و ایک جماعت صحابہ و تابعین کا ہے اور یہ  
 مذہب انکا یوں ہوا کہ انکو حدیث وجوب غسل بحد دخول حشفہ نہیں پہنچی یا  
 پہنچی کان کوئی مانع ہوا اس پر عمل کرنے سے سلف و مجتہدین اربعہ سے بھی ایسا ہون  
 ہوا ہے کہ بعض احادیث پر عمل کرنے سے معذور رہے یہ اعذار رسالہ جلیل المنقول

تفصیل سے لکھیں اور اسکو دیکھو استہ۔ اب ناظرین سے امید ہے کہ اس عبارت کا ملاحظہ فرما کر متہم صاحب کی دلیری پر خیال فرما دیں کہ اللہ سے یہ کچھ بھی نہیں ڈرتے اپنے گھر سے یہ چشم پوشی غافلانہ پہلے غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درختار سے معلوم ہو چکا کہ اگر کوئی شخص عورت صغیرہ یا مردہ یا چارپائے سے جماع کرے تو جبکہ انزال نہ ہو غسل نہیں آتا متہم صاحب یہ آپکی معتبر کتابوں کا مسئلہ ہے اسکی طرف خیال فرمائی مجھ پر بہتان سے باز آئے **اتہام ششم** تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب معیار الحق مصنف مولوی نذیر حسین صاحب کی صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے۔ **اقول** یہ بھی ایک افتراء ہے جناب مولانا نے صرف یہ لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت سے زیادہ پڑھنا ثابت نہیں اور آپ ثلاث رات جاگتے تھے نہ یہ کہ ثلاث رات سے زائد جاگنا بدعت ہے دوسرے صفحہ میں یہ فرمایا ہے اہل بیت اور صاحبان فطانت پر بسبب ملاحظہ ان احادیث مذکورہ بالا کے بدعت ہونا متواتر تمام شب کے جاگنے کا اور ساتھ مداومت کے ہزار رکعت پڑھنے کا الخ اس عبارت سے وہ مطلب پورا متہم کا نہیں نکلتا **اتہام ہفتم** مال تجارت میں اور سوا اونٹ گائے بکری کے اور جانوروں میں مثل بھینس و بھیر و غیرہ کے زکوٰۃ واجب نہیں چنانچہ طریقہ عمریہ تصنیف صدیق حسن خان ترجمہ دررہبیہ مولفہ قاضی شوکانی کے صفحہ ۱۷۸ میں مذکور ہے۔ **اقول** شیخ المشائخ مجتہد یافعی قاضی شوکانی کے نزدیک مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں واجب ہونے زکوٰۃ کے لئے کوئی دلیل قوی ہونی چاہئے اور کوئی دلیل قوی مثبت جوہ کی پائی نہیں جاتی چنانچہ پوری بحث اس مسئلہ کی نیل الاوطار میں موجود ہے اور اور نیز مصنفات جناب امیر الملک والا جاہ نواب صاحب میں کامل طور پر بحث

لی گئی ہے اور تبصرۃ الناقدين جواب تفصیلی اسکا دیا گیا ہے معجز اگر کسی کے نزدیک  
 کوئی دلیل مرصع صبیح مرفوع جسکو نص قطعی سمجھا جاوے و جب زکوٰۃ مال تجارت  
 میں موجود ہو تو پیش کرے مگر جناب مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب و  
 انکو اکثر تلامذہ کا مختار و جب زکوٰۃ ہے اتہام ہشتم خالص سوتیلی یعنی  
 جسکا پاپ ایک ہو اور ان جدا جدا اس سے اسکے بہانے کا نکاح درست ہے  
 اقول یہ بالکل جناب کا افتراء ہے ہمنے میا نصاحب سے بار بار اسکو پوچھا جناب  
 مولانا نے فرمایا کہ یہ لوگ تہمت دیتے ہیں جن بعض احباب آپ حوالہ دیتے ہیں  
 یعنی محمد شاہ کا سارے جہان کا مفتری سارق روایات مشہور معروف ہے اُنکا کچھ حال  
 میری کتاب ہدایت القلوب سے معلوم کر لینا چاہئے کہ کیسی خیانت راویوں کے  
 ناموں اور روایات میں کی ہے ہاں البتہ حنفی مذہب میں ماہین سے نکاح  
 کر کے وطی کرنے سے حد نہیں آتی بلکہ حنفی مذہب کے بعض علماء نے تو اس نکل کو  
 دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے جسکا دل چاہے اولہ کاملہ مولوی قاسم کا سلطانہ کرے  
 اتہام نہم ایک طلاق سے زاید دو طلاق دے ہوں یا تین اور بیچ میں  
 رجوع کیا ہو تو دو طلاق یا تین طلاق واقع نہو گئے اور اسکی خاوند کو وہ عورت بغیر  
 حلالہ کے درست ہو جاوگی چنانچہ کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۲۶ میں مذکور ہے اقول  
 اس جگہ متہم نے مطلب بدلا ہے مسئلہ یوں ہے کہ مجلس واحد میں اگر تین طلاق کیسے  
 دی تو وہ ایک ہی طلاق ہوئی نہ تین طلاق رجوع آئیں درست بعض حنفیہ ہی اسطرف  
 گئے ہیں چنانچہ اعلام الموقعین سے ظاہر ہے **عنه** سخن شناس نئی دہلرا خطا اینجا است  
 سو یہ مسئلہ حق ہے موافق حدیث صبیح مسلمہ کہ اسہی موافق قرآن کے ہے اسی پر عمل رہا  
 رسول اللہ صلیم کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور شتر فرغ خلافت  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی سے تین طلاق کو حکم تین کا کیا حضرت

عمر کے صحت جو مخالف حدیث مرفوعہ کو ہو کیسے نزدیک حجت نہیں ہے چنانچہ حقیقہ نے  
 مسئلہ مفقود میں حضرت عمر کا خلاف کیا ہے اس بطرح پر یہ مسئلہ ہے بحث اسکی پوری  
 علامہ ابن تیمیہ نے اپنے مولفات میں اور ابن قیم نے اغاثۃ اللہقان وغیرہ میں  
 اور امیر الملک نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر مسک الختام میں کی ہو جسکو  
 یہ کتاب میں میر نہ ہوں تو رسالہ فیصلۃ العلم کا یا میرے رسالہ تحفۃ الموحدین کا ملاحظہ  
 کرے اتہام دہم مرد پر سونیکا زبور حرام ہے نہ اور چیزوں کا چنانچہ طریقہ محدث  
 کے صفحہ ۸۳ میں مذکور ہے الخ اقول مراد امام شوکانی کی یہ ہے کہ مرد پر سونیکا  
 زبور مطلقاً حرام ہے اور چاندی کا وہ زبور حسین مشابہت عورتوں سے لازم نہیں  
 آتی مرد پر حرام نہیں ہے جیسے قبضۃ تلوار یا آگاشی وغیرہ اور چاندی کا وہ زبور جو حسین  
 مشابہت عورتوں سے لازم آتی ہو حرام ہے بدلیل حدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 المشبهات من النساء بالرجال والمثبت من الرجال بالنساء زبور  
 نقرہ کا لفظ نہ امام شوکانی نے لکھا ہے نہ نواب صاحب نے بلکہ استعمال چاندی  
 کا ذکر ہے غیر مواقع منصوصہ میں فقط یہ سب آپ کا اقترا ہے کہ استعمال زبور  
 نقرہ کا مطلقاً درست ہے اتہام یا زور دہم ایک مسئلہ انکا ہے کہ پتیر جو شام  
 میں سور کے پتیر یا یہ سے بنایا جانا اسکا مشہور تھا اور چیزیں جنہیں سور کی چربی پڑنی  
 مشہور تھی جب وہ آنحضرت علیہ السلام کے پاس آتی تھیں آپ بلا دریافت کہتا  
 تھے چنانچہ فتاویٰ مہری مولوی عطاء محمد میں ہے جو رسالہ اظہار الحق مطبوعہ مطبع  
 اقبال ہند واقع لاہور میں سن ۱۳۱۷ھ میں اور اس رسالہ میں مولوی نذیر حسین  
 صاحب وغیرہ کے بھی مہرین ہیں۔ ہوں اقول اس مسئلہ کا موحدین میں سے  
 کوئی قائل نہیں یہ سب آپ کی ہوں بلکہ موحدین کہ جنکا کام تحقیق کا ہے وہ ایسے  
 لغویات بغیر سند کے کب ہیں مان یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنے صیوب کو غیروں کے

ذمہ لگاتے ہیں یہ مسئلہ مع دیگر مسائل کے کتب فقہ حنفی میں مذکور ہے جیسا کہ اوپر  
 لہذا مولوی عطا محمد حنفی الذہب ہوشیار پور میں مشہور ہیں انہوں نے اپنی کتاب  
 فقہ سے اس مسئلہ کو نقل کیا ہے باقی یہ کلام آپکا کہ اس رسالہ پر مولوی نذیر حسین  
 وغیرہ کی مہربانیاں جناب من مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ علماء کے پاس  
 وہ رسالہ مرتب ہو کر نہیں پیش ہوا بلکہ بطور استغناء کے چند مسئلہ علماء دہلی و  
 لاہور وغیرہ کے پاس آئے تھے انہوں نے ان مسئلوں پر مہربانیاں ثبت فرمائیں نہ  
 رسالے پر بعد اسکے مولوی عطا محمد نے اپنے طور پر اسکی تقدیم تاخیر کی اور اس میں  
 چند تخریروں اپنے ملا کر اسکو طبع کرا دیا چنانچہ آج عرصہ دس برس سے اسکا اشتہار  
 مولوی محمد حسین صاحب لاہور سی نے رسالہ سفایم الاسرار میں دیر کہا ہے فقط  
 جب متہم صاحب کے اتنا سون کا جواب معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ موحیدین  
 کا کوئی مسئلہ خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے بخلاف  
 فرقہ احناف کے کہ ان لوگوں کا عقیدہ اور مسائل معمول بہا بہت سے خلاف کتاب اللہ و  
 سنت رسول اللہ کے ہیں اسی واسطے متقدمین نے انکی کتابوں میں نظر کر نیکو منع  
 فرمایا ہے امام شافعی سے سبکی نے طبقات کبریٰ میں نقل کیا ہے کہ حنفیوں کی کتابیں  
 مثل فروع کی مشک کوہ میں کہ ظاہر تو نام کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا ہے مگر دراصل  
 مسائل انکے خلاف ہیں اور خطیب بغدادی نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ امام احمد  
 پوچھا گیا نظر کر نیکو ابو حنیفہ کی کتابوں میں کہ جائز ہے یا نہیں کہا نہیں جائز ہے  
 نظر کرنا ابو حنیفہ کی کتاب میں اور لسان المیزان میں امام احمد سے منقول ہے کہ  
 محمد بن الحسن اور اسکا استاد ابو حنیفہ مخالف ہیں حدیث کے اور یحییٰ بن حسین نے  
 فرمایا کہ محمد بن الحسن جہمی کہنا ہے امام غزالی وغیرہ سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ  
 نے بدل ڈالا شریعت کو اور مشوش کر دیا مسلک شریعت کو امام بخاری نے تاریخ



صغیر میں نقل کیا ہے کہ جب سفیان ثوری کو پاس ابو حنیفہ کے مرنے کی خبر پہنچی  
 تو کہا الحمد للہ تھا ابو حنیفہ توڑنا اسلام کو اور جمیع محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں  
 حتیٰ کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے مسوی میں فرمایا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے بطور ثقات  
 کے روایت جاری نہیں ہوئی اور غنیۃ الطالبین میں شیخ عبد القادر جیلانی نے  
 امام ابو حنیفہ کو مرجعہ میں گنا ہے غرض کہ فرقہ حنفیہ کے اعمال اہل بدعت کے ہیں خصوصاً  
 اس زمانہ کی حنفی کہ مولود کی مجلس کو رونق دیوین کیا رہوین وغیرہ بدعات کریں  
 ان لوگوں کے بدعتی ہونے میں کیا شک ہے جب یہ لوگ بدعتی ٹھہرے تو متہم صاحب  
 نے اہل بدعت وغیرہ سے نہ ملنے کی جو روایات نقل کی ہیں سب انہیں پر لوٹ کر عائد  
 ہوئیں \* واضح ہو کہ دہلی میں وکیل عزیز الدین وغیرہ نے جناب میان صاحب  
 مولوی سید محمد زبیر حسین صاحب سے درخواست صلح کی کی اسلئے رد و رد جناب کشتہ  
 صاحب بہادر کے صلح ہوئی اور ایک عہد نامہ لکھا گیا اسپر سب علماء و ضعیف مثل محمد شاہ  
 و عبد اللہ ٹوٹکی و منصور علی و عبد الرب وغیرہ نے اپنی مہرین ثبت فرمائیں اور کسی عالم  
 کی اس پر مہر نہیں یہ سب حضرت متہم صاحب کا دہوکا سنہ کہ اسپر علماء و ضعیف کی مہرین  
 نہیں فقط هذا اخر ما اردنا و الحمد للہ علی اتمامہ حررہ الواحی الی حیا  
 اللہ المجید محمد سعید \*

إِنَّمَا يَفْتَرِ الْكُذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝

# جامع القوائد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْهِ وَسَلَامًا عَلَىٰ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ

اس ملک میں مدت سے علم حدیث کا درس تدریس نہایت کم تھا اور سوائے فقہ حنفی کے اور کسی مذہب کے مسائل کا رواج نہ تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حدیث کی کتابیں بہت موجود ہوئیں اور بندگان خدا نے حدیث شریفہ کا پڑھنا پڑھنا اور اُس پر عمل کرنا شروع کیا۔ اور اکثر آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ ایک مدت سے جس کام کا رواج ہوتا ہے اُس کے سوا اگر کوئی اور کام اچھا بھی دیکھتے ہیں تو گھبراتے اور نہایت تعجب کرتے ہیں اور جب کارواج یا عادت پڑ جاوے تو کیسا ہی بُرا ہوا اس سے گھبراہٹ اور تعجب نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَیْمٍ فَرِحُوْنَ یعنی تمام فریقے پوچھنے والے ہیں خوش ہیں۔ جب لوگوں نے بعض لوگوں کو ان حدیثوں پر عمل کرتے دیکھا جبکہ رواج ان کے مذہب مروجہ میں نہ تھا تو گھبرائے اور

چنانچہ بعض آثار  
نے حضرت ابن ابی عمیر رحمہ اللہ  
کی ایک حدیث میں مذکور کیا اور ابن ابی عمیر  
سید الانبیاء صلعم کو کیا کیا اور ابن ابی عمیر  
اور ان کے سلسلہ سے نہایت قوی کیا  
اور کیا اہل اسلام اور اہل احوال انہا  
لشعاع عجب بے غش و غبار کی بات ہے  
ایک معبود میں قربت تعجب کی بات ہے  
۱۱ چنانچہ شیخ و فقہ و محدثین  
جس میں ایک حدیث و احادیث کا  
اور بعض سے باب مینا پڑا کسی  
لغات حاصل کرنا اور بعض رسوم  
یا نہاد یا ضعیف کی عورت کا شہرہ دار  
۱۲ رسوم میں جسے عورت کا نکاح کرنا اور  
اور عورت عورت کا نکاح کرنا اور  
۱۳ کھنڈوں اور عورت کا نکاح کرنا اور  
سوا ان کے ایسے کام ہیں جن میں  
رواج یا پڑھنا ہو یا ایسے کاموں کے  
۱۴ گھبراہٹ اور تعجب نہیں آتا بلکہ  
بعض تو ایسے کاموں پر  
۱۵ خوش کرتے ہیں  
۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

واسطے منع کرنے عمل حدیث اور ثابت کرنے وجوب تقلید شخصی کے تحریر آؤ تقریر آؤ  
 زور لگائے۔ اور جبکہ کسی وجہ کسی دلیل شرعی سے اپنا مدعا ثابت نہ کر سکے اور عاجز ہو کر  
 تہیک گو تو ظلم پر کمر باندھی (چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ گلستان میں لکھتے ہیں کہ سنت جاہلانست  
 کہ چون بدلیل از خصم فرماند رسد خصوصت بجنابند چون از ربت تراش کر گشت با پس  
 بر نیامد جنگ برخاست آیت لکن لم تنتہ لارجحک) اور ہاتھ اور زبان اور قلم سے طرح  
 کے ظلم عالمان حدیث پر شروع کئے بڑا کہا مسجدوں سے نکالا اور اسبے عزت کیا اور تمام ملک  
 میں فساد ڈالا اور نقض امن کیا اور عالمان پیشہ راہیو بہتان لگائے کہ جسے بیان سے زبان  
 اور قلم لرزان ہے اول تو ایک فتوے جعلی عالمان حدیث کی طرف سے چھپو اکثر شیعہ  
 کر دیا ایسے گندے گندے مضامین کا کہ (نمود باشند) سور کی چربی پاک اور پیو پی سے  
 نکاح درست اور منی کا کھانا حلال ہے وغیرہ اور بعد مدت ثابت ہوا کہ یہ فلان شخص  
 حنفی کی کارروائی ہے چنانچہ اسکا کچھ حال رسالہ کلام سلیم میں منقول ہوا ہے آخر الام  
 ۳۶ ذیقعد ۱۲۹۹ ہجری کو طرفین کا عہد ہوا اس بات پر کہ دونو فریق باوجود اختلاف  
 مسائل کو آپس میں خوش رہیں نزاع اور فساد نہ ہونے پاوے ایک دوسرے کو بد  
 مذہب اور اہل سنت سے خارج نہ بنائیں ایک دوسرے کے چچو نماز پڑھیں اور  
 کوئی کسی کو مسجدوں میں اپنے اپنے طور کی نماز پڑھنے سے منع نہ کرے۔ اور یہی طریقہ  
 سلف صالح اہل سنت کا تھا۔ اور اس عہد نامہ پر واسطے توثیق و تصدیق کے صاحب  
 کشن بہادر دہلی کے بھی دستخط کروائے گئے اور تمام علماء حق پڑوہ فریقین دور  
 نزدیک نے اس معاہدہ کو بہت پسند کیا مگر جن لوگوں کے دل میں حسد اور تعصب  
 اور بیدینی کا روگ تھا انہوں نے بعد مدت قریب دو سال کے ایک اور فساد کی  
 بنی قائم کی۔ ایک خط جعلی بڑے گندے مضامین کا جس میں تمام علماء دین مجتہدین  
 شیعہ ادلیاء الدکو کا ذکر لکھا تھا بعض موصدین ساکن دہلی کی طرف سے بنام ولایت علی

یعنی اگر تو باز آؤ گا  
 تو جبکہ کسی وجہ کسی  
 دلیل شرعی سے اپنا مدعا  
 ثابت نہ کر سکے اور عاجز  
 ہو کر تہیک گو تو ظلم  
 پر کمر باندھی (چنانچہ  
 سعدی علیہ الرحمۃ گلستان  
 میں لکھتے ہیں کہ سنت  
 جاہلانست کہ چون بدلیل  
 از خصم فرماند رسد  
 خصوصت بجنابند چون  
 از ربت تراش کر گشت  
 با پس بر نیامد جنگ  
 برخاست آیت لکن لم  
 تنتہ لارجحک) اور ہاتھ  
 اور زبان اور قلم سے  
 طرح کے ظلم عالمان  
 حدیث پر شروع کئے بڑا  
 کہا مسجدوں سے نکالا  
 اور اسبے عزت کیا اور  
 تمام ملک میں فساد  
 ڈالا اور نقض امن کیا  
 اور عالمان پیشہ راہیو  
 بہتان لگائے کہ جسے  
 بیان سے زبان اور قلم  
 لرزان ہے اول تو ایک  
 فتوے جعلی عالمان  
 حدیث کی طرف سے چھپو  
 اکثر شیعہ کر دیا ایسے  
 گندے گندے مضامین  
 کا کہ (نمود باشند)  
 سور کی چربی پاک اور  
 پیو پی سے نکاح درست  
 اور منی کا کھانا حلال  
 ہے وغیرہ اور بعد مدت  
 ثابت ہوا کہ یہ فلان  
 شخص حنفی کی کارروائی  
 ہے چنانچہ اسکا کچھ  
 حال رسالہ کلام سلیم  
 میں منقول ہوا ہے آخر  
 الام ۳۶ ذیقعد ۱۲۹۹  
 ہجری کو طرفین کا عہد  
 ہوا اس بات پر کہ  
 دونو فریق باوجود  
 اختلاف مسائل کو آپس  
 میں خوش رہیں نزاع اور  
 فساد نہ ہونے پاوے ایک  
 دوسرے کو بد مذہب اور  
 اہل سنت سے خارج نہ  
 بنائیں ایک دوسرے کے  
 چچو نماز پڑھیں اور کوئی  
 کسی کو مسجدوں میں  
 اپنے اپنے طور کی نماز  
 پڑھنے سے منع نہ کرے۔  
 اور یہی طریقہ سلف  
 صالح اہل سنت کا تھا۔  
 اور اس عہد نامہ پر  
 واسطے توثیق و تصدیق  
 کے صاحب کشن بہادر  
 دہلی کے بھی دستخط  
 کروائے گئے اور تمام  
 علماء حق پڑوہ فریقین  
 دور نزدیک نے اس  
 معاہدہ کو بہت پسند  
 کیا مگر جن لوگوں کے  
 دل میں حسد اور تعصب  
 اور بیدینی کا روگ  
 تھا انہوں نے بعد مدت  
 قریب دو سال کے ایک  
 اور فساد کی بنی قائم  
 کی۔ ایک خط جعلی بڑے  
 گندے مضامین کا جس  
 میں تمام علماء دین  
 مجتہدین شیعہ ادلیاء  
 الدکو کا ذکر لکھا تھا  
 بعض موصدین ساکن  
 دہلی کی طرف سے بنام  
 ولایت علی

فرخ آبادی لکھ کر اس کی نقلیں جا بجا علماء اور طالب علموں کے پاس پتھریں۔  
 قائلہم اللہ انی یوفیون اور جہان جہان یہ کاغذ پہنچا دیاں مسلمانوں میں بڑا ہی  
 فساد اور نقصان برپا ہو گیا لیکن چونکہ اس کو کسی مطبع میں چھپوایا نہ تھا اس واسطے  
 ثابت نہوا کہ کس مردود نے یہ کام کیا ہے چنانچہ رسالہ کلام سلیم اسی بہتان عظیم کے  
 دفعیہ میں لکھا گیا۔ ابھی اس بلا کا دفعیہ چھپ نہ چکا تھا کہ ایک اور آفت ناگہانی پیش  
 آئی کہ ایک رسالہ جامع الشواہد نام لکھنؤ میں چھپ کر شائع ہوا رنگین کاغذ پر چھپا  
 ہوا خوشخط بہت سی مہرون کے ساتھ بجا ہوا اور مضامین شریف و فساد اور جھوٹ  
 اور افتراء سے بھرا ہوا۔ ان مہرون چون گور کا فر پر خلیہ و زردرون تھر خدام  
 عزوجل و چار پانچ بدعتی نام کے مولویوں کی اور اکثر عوام الناس یا فرضی ناموں کی  
 مہرون کی ادس پر نقل ہے اور اسکے مصنف نے بڑا کام فریب اور مکر کا یہ کیا ہے  
 کہ اُس میں جن کتابوں کے مضامین پر اعتراض کے ہیں ان میں سے اصلی عبارت  
 بعینہ کیسی نقل نہیں کی بلکہ کہیں محض جھوٹ اور کہیں مضمون کو الٹ پلٹ کر کے  
 کچھ کا کچھ لکھ دیا ہے اُس رسالہ کے کاتب اور اس پر مہرون لگانے والوں نے عالمان  
 حدیث پر چند اعتراضات بھی کر توئے لیکن اپنے پاؤں پر کھار مارا اور بیگانی بدعتی  
 کے واسطے اپنی کاٹ ڈالی۔ اول تو چند گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو کر قہر الہی میں اُٹے  
 دوسرے اس واسطے جھوٹ اور بہتان اور افتراء کے بعض سائل پر جو اعتراض  
 کے ہیں ان میں کوئی مسئلہ ایسا نہیں کہ کسی آیت یا حدیث یا قول صحابہ کرام یا ائمہ  
 یا مجتہدین اور فقہاء کے موافق اور مطابق نہ ہو۔ پس حقیقت میں وہ سب اعتراض  
 اور طعن وارد ہوتے ہیں حضرات صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اور فقہ حنفی پر بلکہ قرآن  
 اور حدیث پر نفوذ باللہ نہ تھا اور اُس رسالہ کے مصنف اور اس پر مہرون لگانے والوں  
 پر اگر غور کر کے دیکھو تو اتنے گناہ لازم آتے ہیں (۱) جھوٹ جو منافق کی خصلت ہے

۱۲  
 اللہ انکوار ڈالے  
 کسی پر چھپ جانے میں  
 شکیں کے باب الکتب  
 میں دیکھو ۱۲



اجمعین اور یہی پسند ہے اللہ اور رسول کو جب یہ بات ثابت ہوئی تو ہمارے  
 مذہب پر کوئی اعتراض کیا کہ دار نہین ہو سکتا اور ہمارے مذہب پر اعتراض ہی  
 شخص کر گیا جو ہمارے اس اصول سے ناواقف ہو گیا جان بوجہ کہ انصاف کی آنکھ بند  
 کر کے اندھا باؤلا ہو جاوے گا۔ اب انکے جوابات جزیرہ لیجئے لیکن او نہیں انصاف  
 سے نظر کیجئے قولہم صفحہ اول جاح الشواہد فی اخرج الیہما بنی عن المساجد جواب  
 واخراج اہل الکبر عند اللہ قولہم صراط فرقة غیر مقلدین جواب مقلد حضرت  
 خیر الانام علیہ السلام کے اگر حدیث نپاویں تو صحابہ کرام کے اگر قول صحابہ نہ ملے تو  
 مجتہدان عظام کے اور غیر مقلد وہ ہیں جو نہ حدیث پر عمل کریں نہ قول صحابہ کرام نہ  
 مجتہدان عظام پر جیسے اس زمانہ کے حنفی کہ باوجود تاکید ابوحنیفہ رحمہ کے حدیث پر عمل نہیں کرتے  
 قولہم رہ جنکی علامت ظاہری اس ملک میں آئین بالہجہ اور رفع یدین اور سب سے پرہیز  
 ماندہ ہنا جواب بارک اللہ کیا اچھی علامت ہے اس ملک میں سنت اور اس ملک میں  
 سنت اور معاذ اللہ کیا برسی عادت ہے مقلدان متعصب کی سنت سے چرٹنا جو کافروں کا  
 کام اور آئین سے جھٹنا جو یہودیوں کی خصلت ہے قولہم ۹ اور امام کے پیچھے الحمد پر مہنا  
 جواب بجادری حکم حضرت ۱۰ اور صحابہ کرام کی خصلت قولہم ۱۱ اہل سنت سے خارج  
 ہیں جواب وہ لوگ جو سنت سے چرٹے ہیں جیسے بعض مقلدین متعصبین نہ وہ لوگ کہ  
 جو سنت پر مہرتے ہیں قولہم ۱۲ اور مثل دیگر فرق ضالہ رافضی خارجی وغیرہا کے ہیں +  
 جواب وہ لوگ جنہوں نے واسطہ تقلید کے ایک امام کو اختیار کر کے تمام ائمہ اہل سنت  
 کو چھوڑ دیا جیسے شیعوں نے ایک حضرت علیؑ کو اختیار کر کے تمام صحابہ کرام رضو کو چھوڑ دیا +  
 قولہم ۱۳ کیونکہ انکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت کے ہیں جواب  
 جو عقائد اور مسائل مخالف کتاب اور سنت کے ہیں وہ ہمارے عقائد اور مسائل ہی نہیں  
 ہیں چنانچہ جواب کلی میں بیان ہو چکا قولہم ۱۴ چنانچہ بطور نمونے کے چند عقائد اور

۱۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۲۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۳۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۴۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۵۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۶۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۷۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۸۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۰ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۱ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۲ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۳ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۴ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۵ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۶ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۷ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۸ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۹۹ حدیث میں آیا ہے کہ  
 ۱۰۰ حدیث میں آیا ہے کہ

مسائل اور نکتہ تیان کے جاتے ہیں جواب یہ بیان پر طوفان تو تمہاری ہی راستی  
 اور دینداری کا نمونہ ہے اور اگر نمونہ دکھلا کر کسی کو اہل سنت سے خارج کرنا منظرِ رسخ  
 تو تمہارے مذہب کے چند عقائد اور مسائل خلاف اہل سنت کے کتاب مغربین مصنف شیخ  
 محی الدین صاحب مطبوعہ لاہور میں بطور نمونہ کے بیان کئے گئے ہیں اور انکو دیکھئے جس  
 بقول تمہارے بموجب تمہارے اس قاعدہ کے تمام حنفی اہل سنت سے خارج تہرے  
 ہیں قولہم ۱۳ اول یہ کہ خدائی پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں چنانچہ کتاب صیانتہ اللہ  
 تا آخر جواب آپ نے تو اتنا ہی لکھا اور بعض آپ کے خلیفے تو یوں کہتے پھرتے ہیں کہ  
 خدائے پاک جھوٹ بولتا ہے لعنتہ اللہ علی الکاذبین جو کوئی کہے خدا سے جھوٹ بولا یا بولتا  
 ہے یا بولے گا ہمارے نزدیک وہ کافر اور اوس پر خدا کی لعنت اور جو کسی پر ناحق بہتان  
 لگا دے اوس پر بھی خدا کی لعنت اگر سچے ہو تو کہو آمین اور بعد اظہار اپنے اس عقیدہ  
 کے ہم تم سب سے ایک سوال کرتے ہیں کہ آیا خدائی پاک کا جھوٹ بولنا ممکن الوجود ہے یا  
 مستع الوجود ہے اور ان دونوں صورتوں میں ایک ایک جزی کا قائل یا منکر مصیب ہے  
 یا مغلطی مسلمان ہی یا کافر چونکہ یہ مسئلہ عقائد کا ہے اسکا جواب نص صریح آیت یا حدیث  
 صحیح یا اجماع سے تحریر فرما دیجئے قولہم ۱۴ دوسرا یہ کہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام میں  
 بالاتفاق معصوم ہیں حالانکہ مولوی حسین خان اپنی کتاب رد تقلید کتاب المجید مطبوعہ  
 مطبع فاروقی صفحہ ۷۱ میں انبیاء علیہم السلام سے بھول چوک کا احکام دینی میں مقرر ہے  
 جواب اسے ظالم مغتری نا خدا ترس مولوی حسین خان صاحب کی عبارت میں  
 تبلیغ احکام کا اور احکام دینی کا کہنا ذکر ہے وہ عبارت یہ ہے کہ تمام پیغمبر دگاد اور  
 بھول چوک سے نہیں بچتے اور یہ پورا پورا ترجمہ تمہید ابوشکور سالمی رحم کی اس عبارت  
 کا ہے لان الانبیاء ما کانوا معصومین من الزلۃ والسہو اور اس میں اگر بقول تمہارے  
 کچھ قصور ہے تو حضرت ابوشکور سالمی رحم کا ہے جو چاہو انکو کہو قولہم ۱۵ اور اسکی

صحیح پر مولوی نذیر حسین صاحب و شریف حسین وغیرہا اکابر غیر مقلدین کی مولہ ہیں جو اب بلکہ اس سلسلہ پر مولانا محمد قاسم صاحب اور شیخ عبدالحق محدث رح وغیرہا اکابر مقلدین کی بھی گواہیاں ہیں چنانچہ مولانا محمد قاسم مباحثہ شہ جہاں پور مطبع احمدی کے صفحہ ۲۱ و ۳۸ و ۳۹ میں چند مقام میں انبیاء علیہم السلام سے ہو جانا بھول چوک سہو غلط فہمی لغزش کا کہتے ہیں اور شیخ عبدالحق رح شرح فتوح الغیب کے مقالہ ۵۶ میں قول تمام علما کا لکھتے ہیں و انبیاء را اجتہادات می باشد و گاہے خطائیزے افتد بلکہ اس پر خدا اور رسول کی تصدیق بھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فقہنا یا سلیمان اور حدیث میں آیا ہے کہ آدمؑ عم بھول گئو اور اس درخت میں سے کھالیا تو اونکی اولاد بھی بھولنے لگی اور آدمؑ نے خطا کی تو اونکی اولاد بھی خطا کرنے لگی اور مشکوٰۃ کے باب السہو میں صحیح حدیثوں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ سہو کرنا ثابت ہو آ ب فرمایئے کہ یہ آپکا اعتراض اور طعن کرنا کہاں تک پہنچا

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درو میل اور طعنہ پا کاں برد

قولہم سہ حضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں جواب لعنة اللہ علی الکاذبین اگر تم سچے ہو تو کہو امین قولہم سہ چنانچہ نصر المومنین میں الف دلام خاتم النبیین کو عہد خارجی لکھا ہے جواب اس واسطے کہ اگر بموجب قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہر طبقہ زمین میں ایک خاتم النبیین ہے تو الف دلام خاتم النبیین کا ظاہر میں عہد خارجی ہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے استفراقی ہی کہا ہے لیکن خاتم النبیین ہونا بہر صورت ثابت ہے قولہم سہ جسکے یہ معنی ہوئے کہ بعض کے خاتم میں نہ سب کے جواب نصر المومنین کہ مہر میں صاف یہ لکھا ہے اور فرما سے وہ ہیں کہ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہوتے ہیں اس سے اب سبھی کے خاتم ٹہرے قولہم سہ حدیث احادیث یعنی سوائے حدیث متواتر کہ

ذہانت  
ملاحظہ فرمائیے  
جسکے اپنے  
سے مخالفت ہو  
ایضاً ۳۹ سے  
نے یہ کہتے خاتم النبیین  
بیوں کر کہتی ایضاً  
کرام میں ہیں گئی اور اس میں  
نہ سہ سہو غلط میں مان  
بیان میں جو بوجہ ہو غلطی  
کسی مخالفت میں کام کو موانع  
مخالفت میں موانع میں مخالفت  
مخالفت میں مگر اسکا  
میں کہنے بھول چوک سہو  
اس کا تعالیٰ فرماتا ہے  
نہ سہو غلط میں مگر اسکا  
اور سبب ان کے حکم کیا تھا کہ  
جو جواب تو ہم نے بیان کیا  
سچا و تہا  
۳۹ و ۳۸ و ۳۹  
اشخہ و فقہان و زہد و  
ذہانت و زہد و زہد و  
میں جسکے خاتم ٹہرے



آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا **جواب** یعنی بروجہ ثبوت قطعی  
 جسکے منکر کو کافر کہا جاوے نہ بروجہ ثبوت ظنی کہ یہ حدیث احاد سے بھی ثابت ہوتا ہے  
 تہسید ابوشکور سالمی رحمہ اللہ ص ۳۱ لوثبت الخبر على طريق الاحاد لا يوجب العلم قطعاً ولیقیناً  
 اور یہ بھی بموجب اصول فقہ کے ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک تو بعض  
 اقسام حدیث احاد بھی موجب علم قطعی اور یقینی کے ہیں چنانچہ ابو عمر وابن صلا  
 کتاب علوم الحدیث میں لکھتے ہیں وند القسم یعنی المتفق علیہ مقطوع بصحة العلم  
 انظر فی الواقع یہ اور حجتہ اللہ البالغہ میں ہے اما الصحیح ان فقد اتفق المحررون علی  
 ان جمیع ما فیہما من المتصل لم یفزع صحیح بالقطع پس ثابت ہو کہ حدیث احاد سے بھی  
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ثابت ہوتا ہے **قولہم** ۵ جکا مطلب یہ ہوا  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے ایک دو معجزے کے صادر نہیں ہوا **جواب**  
 یہ تمہاری کج فہمی ہے نہیں نہیں بلکہ منالطہ دی ہے اور اگر بالفرض یہی مطلب  
 ہوا تو جسے نکالا ہے تو بموجب اصول حنفیہ کے ہوا اور بموجب اصول اہل حدیث کے بہت  
 معجزے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئے ہیں **قولہم** ۶ چنانچہ کتاب  
 دلیل حکم مصنف مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی میں موجود ہے **جواب** دلیل حکم  
 میں دی موجود ہے جو حنفیوں کی کتابوں میں موجود ہے چنانچہ اس کے صفحہ ۱۸ میں  
 شرح تحریر ابن ہمام رحمہ اللہ سے منقول ہے اعلم ان المقصود فی العقائد الاعتقاد فلا یفیدہ  
 خبر العدل الواحد فلا یقبل فیہا لان الاعتقاد لا یحصل مع الظن بخلاف الاعمال فان العمل  
 یجامع مع مظنۃ الظن کذا فی شرح التحریر لولانا عبد العالی رحمہ اللہ ص ۱۸ اجماع کل امت  
 جسکی سند ہر کو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ معیار الحق تا آخر **جواب** معیار الحق  
 میں جو کچھ لکھا ہے تلویح تو صیح مسلم الثبوت شرح مسلم حنفیوں کو اصول کی کتابوں  
 سے لکھا ہے جسکا دل چاہے معیار الحق کے مسائل میں دیکھ لے **قولہم** ۹ مجتہد کا قیاس

۱۱ حدیث مبارکہ  
 اور یقینی کا نام نہیں دیا ۱۱  
 ۱۲ حدیث مبارکہ جس حدیث میں  
 بخاری اور مسلم کا اتفاق ہو یقینی ہے  
 ۱۳ حدیث مبارکہ سے صادر ہوا کرتا ہے اس قسم کی  
 حدیثوں سے صادر ہوا کرتا ہے اس قسم کی  
 ۱۴ حدیث مبارکہ اور مسلم کی روایت  
 مرفوعہ متفقہ باتفاق قرینہ کا یقیناً  
 صحیح ہیں ۱۱

شرح میں معتبر نہیں چنانچہ معیار الحق ص ۹۹ تا آخر جواب ۵۵ چہرہ ولا در است در دے  
 کہ کف چراغ دارد ۵۵ معیار الحق کے ص ۹۹ میں یہ ہرگز نہیں یہ تمہارا کذب محض اور صریح  
 افتراء ہے قولہم سے مسئلہ رجعت کے قائل ہیں چنانچہ کتاب در اسات اللیب صفحہ ۲۱۹  
 تا آخر جواب در اسات اللیب کا مصنف خفی ہے پس یہ اعتراض خفیوں پر آتا ہے  
 اور حق تو یہ ہے کہ وہ مسئلہ رجعت کو جو شیعوں کے نزدیک ہے بالکل رد کرتا ہے اور زندہ  
 ہونا بعض محبان امام کا جو لکھتا ہے وہ اپنا عقیدہ نہیں لکھتا بلکہ شرط صحت روایت  
 کی لگاتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک رجعت صحیح نہیں ہوئی قولہم  
 ص ۱۲ حضرت ابو بکر رض اور اس کے ہمراہی ارث نہیے حضرت فاطمہ میں خطا پر ہیں  
 چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۳ میں موجود ہے جواب اسکا وہی ہے جو گذرا اور  
 حق یہ ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حدیث عدم ارث سے حضرت ابو بکر صدیق رض کے  
 اجتہاد کا حق قطعی ہونا ثابت نہیں بلکہ ایکام ظنی ہے اور اگر قطعی مانا جاوے تو حضرت فاطمہ  
 منکر حق قطعی کی شہرتی ہیں قولہم ص ۱۲ حضرت ابو بکر صدیق رض حضرت فاطمہ زہرا کے سامنے اور  
 حضرت عمر رض حضرت علی رض کے ساتھ کینہ رکھتے تھے چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ گانپور  
 مصنف مولوی عبداللہ محمدی عن جہا و تا آخر قولہم ص ۱۹ چاروں اماموں کے پیر و ادا چاروں  
 طریقوں کے قبیح یعنی تحقیق شافعی مالکی حنبلی اور شیعہ قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ  
 سب لوگ کافر ہیں اسی کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۷۸ و ۷۹ میں مذکور ہے قولہم  
 ص ۱۹ پیشاب کبود پانی وغیرہ استیجاب کتاب رجعت چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ ص ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں یہ غلامیہ ہوگا استیجاب نہی  
 مختصراً جواب گمان غالب ہے کہ ان مغتریوں نے اعتصام السنۃ کی عبارتوں میں  
 ہی ضرورتاً تغیر تبدیل کیا ہوگا اور اگر واقعی بے کم و بیش اس میں ایسا ہی لکھا ہے تو  
 بموجب جواب کلی کے کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ان تینوں قولوں سے ہم بیزار ہیں اور  
 مصنف اعتصام السنۃ کا بھی ایسا ہی منہ پھٹ ہوگا جیسا کہ مصنف رسالہ جامع التلوین

در اسات اللیب ص ۲۱۹ تا آخر جواب ۵۵  
 عدم ارث لا حاشا ابوبکر  
 الحق باجہاد قطعی مصیب ہونے لفظ  
 ابوبکر رض کا اجتہاد میں صحت عدم  
 ارث کے خلاف ہوئے پادری

۱۶

کا ہے جس نے صفحہ ۱۳ میں بموجب عبارت پھر بے سند محطا دی کے سوا چار دن  
 مذہب کے تمام مسلمان مذہب اہل سنت کو (جس میں عالمان حدیث حضرت خیر الانام  
 اور فقہاء متاخرین حنفیہ بھی جنہوں نے ابن ابی لیلیٰ کے مذہب پر فتوے دیا داخل ہیں)  
 برعتی اور حنبلی لکھ دیا ہے چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ پیچہ جواب قول ۴۶  
 کے غرض کہ مولوی عبد اللہ جھاویا کیسے کسی رسالہ میں کچھ لکھ دیے سے ہمارے مذہب  
 پر اعتراض نہیں آسکتا ورنہ یوں تو حنفی مذہب کی کتابوں میں صد بار روایات واری  
 تباہی موجود ہیں پھر کیا اون سے تمام مذہب حنفی باطل اور اہل سنت سے خارج  
 کنا جا دیگا بلکہ وہی روایات مرد گئی جا دیگی ایسا ہی جہاد و اوس کے اقوال کو سمجھ لو۔  
 قولہم ص ۱۸ پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا  
 جب تک رنگ اور بو اور مزہ تینوں نہ بدلیں چنانچہ طریقہ محمدیہ مصنفہ نواب صدیق حسن  
 خان صاحب تا آخر جواب اس میں کمال لفظ تو تمہارا ہی اعتراض ہے ورنہ نواب صدیق حسن  
 خان صاحب کا تو یہ مذہب ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر اگر نجاست کے پڑ جانے سے اوسکی تینوں  
 صفتوں میں سے ایک صفت ہی متغیر ہو جاوے تو ناپاک ہو جاتا ہے چنانچہ مسک الختام  
 مصنفہ خاص نواب صاحب کے صفحہ ۱۹ سے ۲۲ تک آٹھ نو مقام میں ایسا ہی لکھا ہے  
 اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم اصحاب کبار اور تابعین اور محدثین اور مجتہدین کا چنانچہ  
 کتاب سیرت احمدیہ طریقہ محمدیہ مصنفہ شیخ محمد اندلی برکلی حنفی رومی کے صفحہ ۲۰۷ اور  
 اور صفحہ ۲۰۸ میں لکھا ہے قولہم ص ۱۸ جگاہ مطلب ہو اگر ایک پیالہ  
 پانی میں یا ایک گڑے میں استدر گویا موت یا پیشاب پڑ جاوے کہ جس سے اُس کا رنگ  
 اور بو اور مزہ نہ بدلے یا اُس میں گتیا سورمہ ڈالے یا کسی کوئین میں سور وکتا ڈوب  
 مرے وہ پانی پاک ہے اوس سے وضو نماز درست ہے جواب کیا اچھا عالمانہ کلام  
 اور کیا عمدہ مفتیانہ بیان ہے لیکن یہ اعتراض اور وطن کہ استدر فصاحت اور بخت

مسک الختام کے ص ۱۸ میں ہے  
 اور قلیل و کثیر یوں دفع نہ کر دی نجاست  
 و متغیر و دائم طم یوں یا دم اور اہل  
 اُن نفس است وہیں اجمال و دلیل است  
 بر نجاست ایک کر متغیر است یکبار  
 او صحت شفاء دارد اور یہی صفتوں  
 ص ۱۹ ص ۱۸ ص ۱۹  
 ص ۲۰ ص ۲۱ ص ۲۲  
 ص ۲۳ ص ۲۴ ص ۲۵  
 ص ۲۶ ص ۲۷ ص ۲۸  
 ص ۲۹ ص ۳۰ ص ۳۱  
 ص ۳۲ ص ۳۳ ص ۳۴  
 ص ۳۵ ص ۳۶ ص ۳۷  
 ص ۳۸ ص ۳۹ ص ۴۰  
 ص ۴۱ ص ۴۲ ص ۴۳  
 ص ۴۴ ص ۴۵ ص ۴۶  
 ص ۴۷ ص ۴۸ ص ۴۹  
 ص ۵۰ ص ۵۱ ص ۵۲  
 ص ۵۳ ص ۵۴ ص ۵۵  
 ص ۵۶ ص ۵۷ ص ۵۸  
 ص ۵۹ ص ۶۰ ص ۶۱  
 ص ۶۲ ص ۶۳ ص ۶۴  
 ص ۶۵ ص ۶۶ ص ۶۷  
 ص ۶۸ ص ۶۹ ص ۷۰  
 ص ۷۱ ص ۷۲ ص ۷۳  
 ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۶  
 ص ۷۷ ص ۷۸ ص ۷۹  
 ص ۸۰ ص ۸۱ ص ۸۲  
 ص ۸۳ ص ۸۴ ص ۸۵  
 ص ۸۶ ص ۸۷ ص ۸۸  
 ص ۸۹ ص ۹۰ ص ۹۱  
 ص ۹۲ ص ۹۳ ص ۹۴  
 ص ۹۵ ص ۹۶ ص ۹۷  
 ص ۹۸ ص ۹۹ ص ۱۰۰

کے ساتھ کیا ہے دار و ہوتا ہے اوپر حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اور بعض اکابر دین صحابہ و تابعین و مجتہدین و محدثین اور فقہ حنفی کے جس سے ہی مطلب نکلتا ہے جو تھے نکالا ہے بلکہ اس سے ہی بڑھ کر لیتے اس میں رنگ اور مزہ اور بو کے بدل جانے کی بھی قید نہیں سند امام ابو حنیفہ مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۰۳ میں ہے کہ پانی کپڑا زمین جسم کی طرح ناپاک ہوتے ہی نہیں اور سیرت احمدیہ طریقہ محمدیہ مصنف محمد افندی متنی کے صفحہ ۲۰۷ و ۲۰۸ میں لکھا ہے کہ بقول حضرت عائشہ وابن مسعود وابن عباس و امام حسن و سیمونہ و ابو ہریرہ و حذیفہ رضی اور ایک جماعت تابعین اور مجتہدین کے پانی کی طرح ناپاک نہیں ہوتا اور رد المحتار میں ہے ص ۱۷۱ کہ امام ابو یوسف نے غسل کیا حمام کے پانی سے حسین جو امر اہوا پڑا تھا اور طحاوی میں ہی ص ۲۴۵ منقول بحر الرائق سے کہ بارش کا پانی گندگیوں پر چلتا ہے اگر گندی زمین پاک زمین سے زیادہ نہیں تو پانی پاک ہے اور اسی میں ہے ص ۲۴۷ کہ چہرہ پر نجاست پڑی ہے اور نہایت ہی تھوڑا پانی اس پر چلتا ہے وہ پانی پاک ہے اور طحاوی کے صفحہ ۸۷ میں در مختار سے منقول ہے کہ پرکارا زمین مردار پر اسے یا کوئی پیشاب کرے یا اس کے بچے کوئی وضو کرے تو جائز ہے جب تک نجاست کا اثر معلوم نہ ہو ورنہ آثار غایہ میں ہرگز سوکے بال پانی کو ناپاک نہیں کرتے اب کہاں تک کہیوں

قصہ طول اسکی کہانی دراز ہے

قولہم ص ۱۷۱ لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے تا آخر جواب فقہ حنفی کے فتاویٰ خلاصہ اور عنایت میں ہے کہ لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے لڑکی کا ناپاک ہے اس واسطے کہ دُبر کو لگ کر آتا ہے اور چلی اور اشتباہ اور بحر الرائق اور کیری وغیرہ میں ہر کوئی ہے اور چنگا ڈر کا اور بعضوں کے نزدیک بلی کا اور امام محمد کے نزدیک گائے بھینس کی وغیرہ کا پیشاب پاک ہے اور رد المحتار کے ص ۱۷۱ میں تو پیشاب کے ساتھ (نوذوا لہ)

۱۰ راجع الیٰ حینین کا الامار الاض  
۱۱ واثوب راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۱۲ ص ۱۰۳  
۱۳ عند القول مثل قولنا غیر  
۱۴ بارطوطی از علی العزلات لا یقبل  
۱۵ لیکن العزلات کثیر الاثر الطحاوی  
۱۶ او لیکن العزلات کثیر الاثر الطحاوی  
۱۷ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۱۸ علیہ السلام الیٰ ابی حنیفہ  
۱۹ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۰ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۱ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۲ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۳ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۴ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۵ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۶ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۷ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۸ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۲۹ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ  
۳۰ راجع الیٰ سند ابو حنیفہ

ضلع اعظم گڑھ میں ہو جو دوسرے۔

[illegible]

کسی پر غسل واجب نہیں ہوتا لاحول ولا قوۃ الا باللہ قولہم سال تیرہ رکعت سے زیادہ  
نوافل پڑھنا اور تہائی رات زیادہ عبادت نہ کرنا بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب معیار الحق  
مصنف مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا نلث  
سے زائد عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام اور اولیاء عظام  
مثل حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ سے ثابت ہے انکے نزدیک  
گناہ ہے جو اب معیار الحق کے ص ۲۷ سے ۲۶ تک کا یہ مطلب کہ ایسی سخت عبادت  
اور تمام رات کا ہمیشہ جاگنا اور ہر روز تین ختم قرآن کرنا جس سے حضرت نے منع فرمایا  
ہے ایسے قصے بے سند جو امام صاحب کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں غلط ہیں ایسے  
بزرگ دین متبع سنت سے ہرگز متوقع نہیں کہ ایسے امور خلاف سنت کے مرتکب ہوں  
اب تم لوگ اپنے اجتہاد سے خلاصہ نکالو صحابہ کرام یا اولیاء عظام کو نگہار ٹھہراؤ یا جو  
چاہو سو کہو اوسکا وبال تم پر ہے اور اگر بر تقدیر کوئی قول فعل کسی بزرگ کا برخلاف  
سنت کے ثابت بھی ہو جاوے تو معمول ہوگا اور خطایا غلبہ حال کے اور ایسا ہی  
لکھا ہے سیرت احمدیہ طریقہ حمیدیہ کے ص ۱۹ میں اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ جو بعض بزرگوں  
سے بعضی عبادات شتاتہ منقول ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ وحی کے مقابلہ میں کیا قول  
فعل نہیں ہو سکتا جسکے جواب دیے کی حاجت ہو پس جو کچھ کتاب اور سنت سے  
ثابت ہے اوسکو مضبوط پکڑو اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب  
غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ مسئلہ کے حالات اور افعال کی طرف مت دیکھو بلکہ جو  
کچھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اُسکی وہ دیکھو اور اسی  
پر اعتماد کرو تاکہ اپنے حال میں یگانہ آفاق ہو جاؤ۔ احمد رضا جو مطلب صاحب معیار  
کا تھا سو حضرت پیران پیر کی کتاب سے ثابت ہو گیا قولہم ۱۰ مال تجارت میں خواہ کڑا  
روپیہ کا ہو اور نہیں دہیر میں خواہ کڑا روپیہ ہوں زکوٰۃ نہیں ایتنے حضرت جواب

۱۰  
اسما و نسبتیں اور بی دفعہ  
حق و حقائق کا جائزہ لے کر  
انہی باتوں کا جائزہ لے کر  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



یہ قول ہے کہ اگر دیا تین طلاق دیے جاویں تو ایک ہی واقع ہوگی اور یہ قول بہت اچھا  
 قیاس ہے اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ طلاق حضرت م کے  
 زمانہ خیر میں اور حضرت ابو بکر رضی کی خلافت میں اور دو برس تک حضرت عمر رضی کی  
 خلافت میں تین طلاق (جو اکٹھی دی جاویں) ایک ہی تھی اور سنن ابو داؤد میں ہے  
 کہ آپ نے عبد بن ربیع کو فرمایا کہ اپنی پہلی زوجہ سے رجوع کر لے اس نے عرض کیا کہ میں نے  
 اس کو تین طلاق دیے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں تو اس سے رجوع کر لے  
 پس حقیر افضل در وطن وارد ہوتا ہے بہت علماء اسلام اور صحابہ کرام بلکہ حضرت غیر الانام  
 علیہ السلام پر نفوذ باللہ نہ تھا تو لوہم صلا سلا یہ بالکل خلاف ہے قرآن مجید اور تمام  
 اہل اسلام کے جواب بلکہ موافق ہے معنی الطلاق مرتبہ کے اور خبر المقرن کے  
 اجماع اور حضرت م کے ارشاد کو خلاف قرآن کے کہنا کفر ہے اور صحابہ کرام کیا  
 تمہارے نزدیک (معاذ اللہ) اہل اسلام نہ تھے تو لوہم صلا جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ مرد  
 کو خواہ وہ مولوی ہو یا واعظ یا بیعترا چاندی کی پازیب بالے بالیان کنگن وغیرہ  
 سب درست ہیں جو اب تنہ تو نقالوں اور ہنڈیلوں کو بھی مات کیا۔ پازیب  
 بالے بالیان پہنا دے اور تون کا ہے مردوں پر حرام ہے طریقہ محمدیہ میں اسکا درست  
 ہونا ہرگز نہ کو رہیں تو لوہم صلا ایک مسئلہ ادنکایہ ہے کہ پیر جو شام میں سور کے پیر  
 مایہ سے بنایا جاتا اسکا مشہور کہنا یا اور چیزیں کہ جن میں سور کی چربی پڑنی مشہور تھی  
 جب وہ آنحضرت علیہ السلام کے پاس آتی تھیں آپ بلا دریافت کہاتے تھے جواب  
 یہ مسئلہ حنفیوں کا ہے اور حنفیوں کی کتابوں میں ایسے مسائل بہت ہیں از الجملہ ملا علی  
 قاری حنفی رح اپنی کتاب وقفاۃ شرح مشکوٰۃ کے باب تطہیر النجاسات میں کہتے ہیں۔

وفی الحدیث ان الاصل فیما تجب من بلاد الجوس ونحوہم من المتدینین بالنجاستہ  
 الطہارۃ کالجوخ وان استہتر انہم یعلونہ بشم الخمر وان قیل انہم یجعلون فیہ اناج الخمر

عن ابن عباس کان الطلاق  
 علی عبد رسول امیہ  
 وسمی ابن کبریت بن خلدیہ  
 ورواہ الثانی واحد الحدیث  
 رواہ مسلم  
 عن ابن عباس رضی  
 فقال راجع امرک ام کائنہ  
 واثبتہ قال انی لافقہا ثانیاً  
 رسول اللہ قال تطلعت العباد  
 علیہم الذین آمنوا اذا  
 انسا الایۃ ۱۲



ویدل کہ ذلک خبر احمد ان عمر ارا دان نہی عن حمل الجمرۃ لانہا تصغیر بالبول فقال لہ ابی  
کیس کہ ذلک قد یسہل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولبسناہن معہ فی روایتہ للخلال من  
وجہ آخر ان ابیہا قال لہ یا امیر المؤمنین قد لبسہا نبی اللہ وراعی اللہ مکانہا لو علم اللہ انہ  
سرا م نہی عنہا فقال صدقت دروسی الطبرانی بسند جید کہ نہ غریب انہ صلی اللہ علیہ وسلم آتی  
بجینۃ من غزو فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم لہن یضع ہذا قال لہا رس ای ارضہا لہو من فداک  
فقال صلی اللہ علیہ وسلم ضعوا فیہا السکین وکلو قلیل یا رسول اللہ نخشی ان یکون میتہ فقال  
سماوہ وکلو ادا خرج الترمذی انہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدی خفان قلبہما ولا یعلم  
انہما ذکی ام لا فی حدیث سلمان النہی عن السؤال عن الجبن والسمن والفراس  
مع انہا کانت تجلب من بلاد الجوس و ذکر عند عمر الجبن وقیل انہ یوضع فیہ انانج المیتہ  
فقال سماوہ وکلو اقال احمد اصح حدیث فی جبن الجوس ہذا الحدیث انتہی

اسکا ترجمہ کسی خفی عالم خدا ترس راست گو سے کرو ایچھے اور سمجھ لیچھے اور فقیہ اور  
شرح منہ میں ہے کہ اگر کھفت سور کی چربی کے ساتھ دباغت دیا جاوے دھونے سے  
پاک ہو جاتا ہے اگر اثر رہ جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں اور منہ میں ہے ص ۳۲ کہ سور کی  
کہاں امام ابو یوسف کے نزدیک دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور تار خانہ میں ہے  
کہ سور کے بال پانی کو ناپاک نہیں کرتے اور در مختار کے کتاب الطہیر میں ہے و الخنزیر لیس  
نجس العین عند الحنفیۃ یعنی خنزیر نجس العین نہیں نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور  
اسی کے کتاب الخطر والاباحتہ میں ہے کہ اگر بکری کے بچے کو سورنی کا دودھ پلایا جاوے  
تو وہ حلال ہے قولہم سہ چنانچہ فتویٰ مہری مولوی عطا محمد میں ہے جو رسالہ  
انوار الحق مطبوعہ مطبع آفاق ہند واقع لاہور میں مندرج ہے جواب  
مولوی عطا محمد نے بھی کسی فقہ ہی کی کتاب کی عبارت کا ترجمہ کر دیا ہے جو اسکو  
ٹھیک ٹھیک نقل نہیں کیا اور اسکا جواب وہی ہے جو قول ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ کے

غنی عنہم و ذریعتہ  
پہلے ۱۲  
الہود بن ہشام  
یعنی عطاء اللہ بن ہشام  
۱۲  
دروسی عن ابی یوسف  
۱۲  
شتر الخنزیر الصبیح انہ  
لا یفسد الہ تار خانہ ۱۲  
جو حدیث روایات

جواب میں لکھا گیا قولہم سدا اور اس رسالہ میں مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ  
 کی بھی مہرین موجود ہیں جو اب مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ علماء دہلی دلاہور  
 کی مہرین دوسرے مسائل کے جواب پر مہرین نہ عطا محمد کے فتوے پر خان احمد شاہ  
 مولف رسالہ نے تمام فتوؤں کو جمع کر کے ایک جگہ چھپوا دیا ہے اور مولانا محمد حسین  
 صاحب نے اس بات کا اشتہار کتاب مفتاح لاسرار التراویح مطبوعہ ۱۲۹۲ ہجری  
 کے صفحہ آخر میں چھپوا دیا ہے اور مولوی نذیر حسین صاحب نے اس رسالہ کو  
 آنکھ سے دیکھا بھی نہیں قولہم رر اور اس رسالہ کے چھپوانے میں مولوی  
 نذیر حسین صاحب نے کوشش تمام فرمائی چنانچہ مصنف رسالہ مذکور شروع میں  
 اس امر پر تصریح کرتا ہے جواب اللہ تعالیٰ سارے جوئے مفسدون کا منہ  
 کا لا کرے اس رسالہ میں اس بات کا نشان بھی نہیں کہ جس سے یہ امر ثابت  
 ہو کہ مولوی نذیر حسین صاحب نے اس رسالہ کے چھپوانے میں کوشش فرمائی  
 قولہم سدا غیر مقلدون سے مخالفت اور مجاہد کرنا جواب غیر مقلد  
 تمہیں لوگ ہو چنانچہ قول اول کے جواب میں بیان ہو چکا اب چاہو تم آپس میں  
 ایک دوسرے سے مخالفت اور مجاہد کرو یا نہ کرو قولہم رر اور انکو اپنی خوشی سے  
 مسجدوں میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے جواب اس واسطے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے  
 ہمان ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پناہ لی ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اول روز میں یا آخر روز میں طرف مسجد کے جاوے تیار کرے یا جو  
 اللہ تعالیٰ واسطے اس کے مہمانی بہشت میں سے جب کہی جایا کرے اول روز میں یا آخر  
 روز میں اور فرمایا جو شخص چلا طرف مسجد کے تو وہ اللہ کے ذمہ پر ہے اور اس واسطے  
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و من اعلم من منع مساجد اللہ ان یدکرہا اسمہ و سعی فی حراہا  
 حضرت رحمۃ اللعالمین نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا اور وہ

من هذا الى السجود راجع  
 احد اشد نزله من الجنة  
 لا ان هذا راجع متفق عليه  
 شكوة  
 الى السجود خاص على  
 رواه ابو داود ۱۲ شكوة  
 يعني اوس سے زيادہ  
 قائم ہوں ہے جو اس کی سجدوں  
 میں اللہ کے ذکر سے منع کرے ۱۲

نے مسجد نبوی میں حضرت کی اجازت سے حضرت کے سامنے اپنے طور کی نماز پڑھی تم  
اپنی مسجدوں میں محمدیوں کو اسلامی نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو تو **قولہم** کیونکہ مسلمان  
مذکورہ سے معلوم ہوا جواب مسائل مذکورہ سے سوائے تمہاری جھوٹ افتر و طعن  
تش کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا **قولہم** رک وہ اہل بدعت ہیں نہ اہل سنت جواب  
بیشک بعض مقلد تو ایسے ہی ہیں اس سے زیادہ کونسی بدعت ہوگی کہ برخلاف صریح حکم  
خدا و رسول کے مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع کرنا ایک امام کے مذہب پر  
عمل کرنا مکروہ واجب اور باقی تمام مذاہب حق اہل سنت پر عمل کرنا مکروہ حرام جاننا اپنے ماننے  
ہوئے مذہب کی روایت کیسی ہی ضعیف اور لکیک ہو اور کسکو بلا تامل بے تحقیق شوق سے  
مقبول اور معمول کرنا اور اللہ اور رسول کا کلام سنکر ناک چڑھانا اور جوئے بہانوں کے  
ساتھ اسکو متروک العمل کر دینا ۵

یہاں تک لپ پر چڑھی جب امام ۴ چڑھتے ہیں اللہ کا سنکر کلام ۵

کر دیا خلاص فاسد نے خراب ۴ کہاتے ہیں سنکر حدیثیں سچ و تاب  
اور اہل سنت وہ لوگ ہیں کہ سنت ہی کے عشق میں اور سنت ہی پر عمل کرنے کے  
سبب بد مذہب لوگ اور مکروہ ہابی اور غیر مقلد اور لامذہب کے لفظ سے متہم اور  
ادنیٰ طرح طرح کے ظلم کرتے ہیں ۵

بجز عشق تو امیکشتہ و غوغا نیست ۴ تو تیز بر سر بام اگر خوش تماشا نیست ۵

۵ سین سوہنے سانوے یار پیچو دیدان۔ لکھ جہانان دیان بھلیان میں **قولہم** ۵ اقال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ استرنی تا آخر جواب دل ماشا و چشم  
ماروشن تمام رسالہ میں ایک حدیث تو لکھی اس حدیث میں صحابہ کرام کی خوبی اور انکی  
نقص نگانے والوں کی مذمت بیان فرمائی ہے اور صحابہ کرام کے نقص نگانے والے  
اکثر تو شیعوں ہیں اور خارجی یا وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام کے اقوال و افعال پر طعن اور

مذہب الاحادیث علی صغ  
۴۹۰ میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے  
حضرت کی خدمت میں کچھ سنا  
سجود نبوی میں داخل ہوا اور  
انکی نماز کا وقت ہوا اور انکو  
کہا کہ مسجد میں نماز نہیں ہے  
تو ان نے انکو منع کر دیا  
تو حضرت نے فرمایا اور انکو منع  
کر دیا اور انہوں نے منکر کا لفظ  
نہ کر کے اپنی مذہب پر کلام  
کیا ہے ایسے محبوب صاحب حال  
کیونکہ میں نے تمام جہان سنا ہے  
کیا یہاں اور یہاں ۱۲

اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ رسالہ جامع الشواہد کا مصنف ہے اور اس پر ہرین کاٹنے والے کے اٹکے اکثر اعتراض جناب اصحاب کرام رضی اللہ عنہم پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے خوب بیان ہو چکا تو لہجہ سے اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تا آخر جواب اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ بدعتیوں سے محبت اور ملاقات رکھنی بہت بُری ہے شاہ صاحب نے ہنسک لکھا ہے لیکن تحقیق کر لو کہ بدعتی کون ہیں اور ہماری تحقیق میں تو یہی بدعتی ہو تو لہجہ سے مسئلہ طحاوی سے دس گان خارجا جس بندہ المذاہب الاربۃ فی ذلک الزمان ہوں اہل البدعۃ والنار ہے جواب یہ قول ویسایٰ لہ ہے جیسا کہ تنہ اعظام السنہ سے جامع الشواہد کے مسئلہ میں نقل کیا ہے بموجب اس قول کے چاروں اماموں کے پیروکار اور بموجب اس قول کے تمام حضرات محدثین اور علما حدیث نبوی اور باقی تمام ائمہ اہل سنت اور اسکے پیروار و متاخرین فقہاء حنفیہ جنہوں نے چاروں سے باہر فتویٰ دیا اور علماء اصول مذہب حنفی کے (جسکے بعضے قول اب نقل ہوئے ہیں) سب بدعتی اور جہنمی ٹھہرتے ہیں نفوذ بالمد کبر العلم مولانا عبدالمعلیٰ حنفی شرح مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں کہ اگر روایت صحیح کسی اور فقہ سے پائی جاوے اُس پر بھی عمل کرنا جائز ہے چنانچہ فقہاء متاخرین نے بموجب مذہب ابن ابی لیلیٰ کے گواہوں کو قسم دیو کا فتویٰ دیا اور اسی میں ہے کہ بعض متصنوں کا یہ قول کہ اجتہاد چاروں اماموں پر ختم ہو گیا ہے غلط اور جرم بالذنب اور سب دلیل یہی لوگ خود گمراہ ہوئے اور اوروں کو گمراہ کیا اور شرح تحریر ابن ہمام میں لکھتے ہیں کہ اگر امام سفیان بن عیینہ اور مالک دینا کا فتویٰ مجاویز تو اوپر اور چاروں اماموں کے فتوؤں پر عمل کرنا جائز اور برابر ہے اور ابن ملافوخ رحمہ اللہ حنفی کی اپنی کتاب قول سدید میں اور ملا علی قاری رحمہ اللہ شرح عین میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو حنفی شافعی مالکی حنبلی ہونے کی تکلیف نہیں دی اور مسلم اور شرح مسلم اور تقریر شرح تحریر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پر کسی امام کا

۱۰ یعنی جو لوگ ان چاروں میں سے ایک ہیں ان کو اپنی امت میں رہنا چاہیے اور اگر وہ کسی اور امت میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۱۱  
۱۲ من جمہور ائمہ و مجتہدین  
۱۳ الاثری ان التفریق  
۱۴ ارفو تجلیہ مشہور و قاتلہ  
۱۵ روضۃ الشریعہ علی مذہب  
۱۶ ابن ابی لیلیٰ  
۱۷ بعض المتصنوں کا قول انہم  
۱۸ علی البدعۃ الاربعہ غلط  
۱۹ در جمہور الغیب اتہا مختار  
۲۰ انتوا بغیرم فتلو  
۲۱ راضوا  
۲۲ ومن قولہ سفیان بن  
۲۳ عیینہ او مالک بن دینار  
۲۴ الاخذہ کہ یجوز الاخذ بفتو  
۲۵ الائمۃ الاربعہ  
۲۶ یہ والفتویٰ الاربۃ الاربعہ  
۲۷ اعم انہ تکلف  
۲۸ فتاویٰ احمد بن عبد الوہاب  
۲۹ کیونکہ حنفی اور مالکی  
۳۰ شافعی اور حنبلی الخ  
۳۱ العلم ان الامامین و اولادہم  
۳۲ تکلف اصولی

۱۰ یہ ہے جو لوگ ان چاروں میں سے ایک ہیں ان کو اپنی امت میں رہنا چاہیے اور اگر وہ کسی اور امت میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۱۱  
۱۲ من جمہور ائمہ و مجتہدین  
۱۳ الاثری ان التفریق  
۱۴ ارفو تجلیہ مشہور و قاتلہ  
۱۵ روضۃ الشریعہ علی مذہب  
۱۶ ابن ابی لیلیٰ  
۱۷ بعض المتصنوں کا قول انہم  
۱۸ علی البدعۃ الاربعہ غلط  
۱۹ در جمہور الغیب اتہا مختار  
۲۰ انتوا بغیرم فتلو  
۲۱ راضوا  
۲۲ ومن قولہ سفیان بن  
۲۳ عیینہ او مالک بن دینار  
۲۴ الاخذہ کہ یجوز الاخذ بفتو  
۲۵ الائمۃ الاربعہ  
۲۶ یہ والفتویٰ الاربۃ الاربعہ  
۲۷ اعم انہ تکلف  
۲۸ فتاویٰ احمد بن عبد الوہاب  
۲۹ کیونکہ حنفی اور مالکی  
۳۰ شافعی اور حنبلی الخ  
۳۱ العلم ان الامامین و اولادہم  
۳۲ تکلف اصولی

مذہب پکڑنا واجب نہیں کیا قولہم سہ اور یہی مضمون اور کتب دینی میں موجود ہے  
 جواب وہ بھی مرد ہے ایسے ہی مضامین پھر بے سرو پا بے سند نے تو فقہ مذہب  
 حنفی کو بدنام کر دیا ہے قولہم سہ ۹ مسائل مذکورہ سے معلوم ہوا جواب ہاں تمہارا  
 جھوٹ اور بہتان اور افرا معلوم ہوا قولہم سہ ۱۱ کہ اؤ کے بیچے نماز درست نہیں جواب  
 معاہدہ علماء مطہرین مرقومہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۹۹ ہجری میں تم نے لکھا ہے کہ اؤ کے بیچے  
 بلاشبہ نماز پڑھنی چاہئے وہ کس شریعت کا حکم تھا اور یہ کس شریعت کا حکم ہے  
 کہ بت شکنی کا مسجد زنی آتش ۴ از مذہب تو گہر و سلمان گلہ دارد  
 قولہم کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد سطورہ بعضے موجب کفر اور بعضے مفسد نمازین  
 جواب اکثر تو تمہارا جھوٹ اور بہتان ہی ہے باقی سب مسائل اور عقائد مطابق  
 حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اہل سنت اور موافق فقہ حنفی کو ہیں  
 چنانچہ بخوبی بیان ہو چکا اب چاہو تم اؤ کو موجب کفر کہو یا مفسد نماز قولہم سہ ۱۳  
 صاحب کشنر بہادر نے فریقین کے بعض لوگوں کو اپنی کوٹھی پر بلا کر جواب بلکہ تمام  
 عالموں کو بلا کر قولہم سہ ۱۴ باہم ملاپ کرنا اور دفع فساد کرنا چاہا جواب بہت اچھا  
 چاہا تھا کیا تم فساد کر اگر نقض اس چاہتے تھے جیسا کہ اب تم ایسے ایسے فتوے اور  
 رسالے لکھ کر بخلاف اس آیت کریمہ واصلو اذات بیکم اور اس حدیث مقدس القواسم  
 واصلو اذات بیکم فان اشد یصلح بین المؤمنین یوم القیامۃ کے فتنہ انگیزی کر رہے  
 ہو مرنے آدمی ذرا تو خدا اور رسول سے شراؤ قولہم سہ ۱۵ چنانچہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۹۹  
 ہجری کو ایک کاغذ لکھا گیا جواب ہاں کاغذ معاہدہ لکھا گیا قولہم سہ ۱۶ کہ کوئی شخص دوسرے  
 سے متعرض نہ ہو جواب اب ایسے فتوے فتنہ انگیز لکھ کر کون متعرض ہوا اور قبا  
 نقصان مینا قہم لغنا ہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ کا کون مصداق ہوا اور عہد کو کس نے توڑا  
 قولہم سہ ۱۷ سودہ ایک فیصلہ باہمی تھا نہ فتویٰ شرعی جواب وہ فیصلہ شرعی تھا یا خلافت

یعنی مسلم کر دیا پس میں ۱۲  
 ایسے ایسے افسوس ڈر داند  
 آپس میں ملاپ کر دیا دوشکستہ  
 فقہ حنفی کو بدنام کر دیا  
 دن قیامت کے ۱۲ روادہ الحاکم  
 دالیف  
 بسبب ہمد توڑنے کے ہم نے  
 انہی لفظ کی اور اس کا دھوکا  
 سخت کر دیا ۱۲

۴

شرح اگر شرعی تھا تو اب تک اسکو کیوں توڑا اور اگر خلاف شرع تھا تو تم صاحبوں نے  
 مولوی عالم ہو کر ادسپر کیوں مہرین اور دستخط کے قولہم  
 حکام والا نشان کو دینی امور میں کچھ مداخلت نہیں جواب صاحب کسٹز بہادر نے کچھ  
 مداخلت نہیں کی بلکہ جب درخواست فریقین کے اس عہد نامہ پر دستخط کر دے ہیں  
 قولہم سے انہ وہ فتوہ پر دستخط کرتے ہیں جواب یہ کون کہتا ہے کہ وہ فتوہ  
 پر دستخط کرتے ہیں حسب درخواست فریقین کے عہد نامہ پر دستخط کر دیتے ہیں قولہم  
 نہ اس میں سوال علماء دین سے ہے جواب علماء دین نے صدام کتب مسائل کی بغیر  
 سوال ہی کے لکھی ہیں قولہم سے انہ ہوا کہ کتب دینیہ اسکا جواب رقم ہے جواب حقیقت  
 میں وہ مسائل دین کے ہیں یا نہیں اگر ہیں تو مانے ہی پڑینگے اور اگر نہیں تو تم مولوی  
 صاحبوں نے ادس پر مہر اور دستخط کیوں کئے تھے قولہم ادسپر مواہیر اور دستخط  
 کرنے والے سب علماء نہیں جواب سب علماء میں کسی کو توڑا علم کسی کو بہت اور کچھ  
 ہو وہ بہر صورت معاہدہ شرعی ہے اور اسکا توڑنا خدا کے قہر میں آنا اور فتنہ و فساد کا  
 دروازہ کھولنا اور امن کا توڑنا ہے ہاں تمہارا ہے اس فتوے پر سوائے چند مولوی صاحبان  
 بدعتی کے سب عوام یا فریضی ناموں کی مہر میں قولہم سے اس سے اوکی وہ کتابیں  
 کہ جسین حضرات مقلدین کو مشرک و کافر لکھا ہے سب باطل ہو گئیں جواب مقلدین  
 معتدل لہٰذا مذہب کو ہماری کسی کتاب میں کافر و مشرک نہیں لکھا ہاں جو ایسا سخت مقلد  
 ہو کہ ایک کام کا سنت ہونا اس کے نزدیک ثابت ہو جاوے پھر ادس کام کو اور ادسپر  
 عمل کرنا اور عمل کرنے والے کو برا جانے ایسے شخص کو ہم کیا سب فقہاء حنفیہ کافر کہتے  
 ہیں فصول عادیہ و فتاویٰ عالمگیر یہ دمج الرافق و شرح فقہ اکبر وغیرہ میں دیکھ لو قولہم  
 صلا سے غیر مقلدین کے یہ مسائل خضرہ و احکام متدعہ بلاشبہ قابل رد اور انکار ہیں کہ  
 انہیں سے بعضے موجب کفر اور بعضے موجب فسق و ابتداء اور عوامیہ سب احکام

فصول عادیہ و فتاویٰ  
 عالمگیری دمج الرافق میں  
 سن لم یضربہ من  
 سنن المسلمین علیہم السلام  
 فقد کفر فیہ جسے مذہب  
 سنی نہیں کہتے کہہ کافر  
 ہوا اور دمج الرافق میں کہ  
 کہتا ہے دستخط فریقین کے  
 بینہ کافر و شرع حنفیہ  
 چاہے کسی سنت کو مستثنیٰ کرے  
 اور نسخ مقلدین میں ہے  
 جو کوئی کہے ہذا فعل صلی  
 دانا لا فعلہم کیفر یعنی  
 یہ کام حضرت م کا فعل ہے  
 اور میں اسکو نہیں کہتا ہیں  
 کہ بدعت کافر ہوتا ہے  
 اور شرح فقہ اکبر میں ہے  
 و قد کفر الحنفیہ میں کہ  
 علی تک سنیہ دستخط کا  
 انہو انما فعلہا من مسلم  
 زیادہ اور مستحبہا سے کفر  
 یعنی کافر کہتا ہے حنفیہ میں  
 ادس شخص کو جس نے کہ  
 بیشک نہیں کہہ سکتا

اہل سنت کے نزدیک محض لغو اور بے اعتبار ہیں جو اب اکثر مسائل میں تو تمہارا  
 جھوٹ افتر اور مغالطہ و فریب قطعاً ثابت ہو چکا باقی مسائل مطابق کتاب اور سنت اور  
 اقوال صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اور موافق کتب حنفیہ کے ہیں چنانچہ اسکا ہی بیان  
 ہو چکا اب تم انکو مسائل مختصر کہو یا مبتدعہ یا موجب کفر یا موجب فسق و ابتداء یا لغو  
 اور بے اعتبار بناؤ مگر اور قیامت نزدیک ہی ہے آپ معلوم کر لو گے قولہم صلا سلا  
 ایسے احکام مخالف کا معتقد و ملتزم بلاشبہ اہل سنت کی جماعت سے خارج ہے تا آخر  
 جواب بیان گذشتہ سے بخوبی ظاہر ہو چکا کہ ہم لوگ کسی حکم مخالف کتاب و سنت کے  
 معتقد و ملتزم نہیں ہیں بلکہ ہمارے مذہب کی کسوٹی یہی کتاب و سنت ہے ہاں تقلید مذہب  
 سبعین ایک امام کو واجب جاننا اور باقی تمام مذاہب ائمہ اہل سنت پر (کہ سب ہدایت پر  
 اور مسائل دیکھ کر) مانو ذ کتاب اور سنت سے (ہیں) عمل کرنے کو ناجائز سمجھنا اور احادیث  
 حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جسکے حق میں و لا یطعن عن الہوی ان ہو الا و حجت  
 دار ہے جو بٹے بھانے اور دہائی تباہی عذرات کے ساتھ تتر وک العین کر دینا ایسے احکام  
 مخالف اہل سنت کا معتقد بلاشبہ اہل سنت کی جماعت سے خارج ہے قولہم صلا سلا  
 اور اگر ایسے شخص کہ مسجد میں آنے سے فتنہ و فساد ہوتا ہو تو اسناد فتنے کے لئے مسجد میں آنے  
 سے منع کرنا بہتر ہے جو اب مسجد نہ ہوئی باواجی کا بالا خانہ ہو اگر جسکو چاہا آنے دیا اور  
 جسکو چاہا آنے سے منع کر دیا اسناد فتنے کے لئے وہی تدبیر خوب ہے کہ جو باجم علماء و فریقین  
 کے معاہدہ میں مرقوم ہے کہ کس حد میں کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم  
 نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف صالح کا تھا اور علما و آئمہ متقدمین کا راہ سنیہ عامل بالحدیث پر طور پر  
 عمل کری اور عامل فقہ اپنے طور پر ہر ایک اپنے عمل بچ لائے کا جائز اور مختار ہے۔  
 قولہم صلا سلا عجیب مصیب نے لازمہ ہون کے جو عقائد اور اعمال  
 تحریر فرمائے ان سے ہر ذی فہم سمجھ سکتا ہے کہ نے الواقع یہ فرقہ اہل سنت و

طریقہ سنیہ علی ما  
 ہے کہ ہم نہیں بولتے کہ ہمارے  
 وہ وہی ہے ۲

کلمہ  
ہے لیکن اس سلسلہ  
جانب انفرادی ہے

جماعت سے خارج ہے اور خیال فساد و فتنہ اور گواہی مسجدوں میں نہ آنے  
دینا جائز ہے جواب مجیب غریب نے بد مذہبیوں متعصب مقلدون کے  
جو عقائد اور اعمال پنج جواب قول ۱۶ اور ۳۴ اور ۶۴ کے گزارش کیو  
اور اونکی خیانتیں اور کذب اور افتراء کو اکثر قولوں کے جواب میں خوب واضح  
کر دیا اور ان سے ہر ذی فہم سمجھ سکتا ہے کہ فی الواقع یہ فرقہ متعصب مقلدین کا  
اہل سنت سے خارج ہے۔ قولہم ص ۱۷۸ فی الواقع اس فرقہ لا  
مذہب کو تا آخر جواب لا مذہب وہ جو قرآن و حدیث پر عمل نہ کرے چنانچہ  
اس زمانہ کے بعض نام کے حنفی جو حدیث شریف پر عمل کرنے سے توبہ نصیب  
نہیں ہی کسی امام اہل سنت کے مذہب پر ہی عمل نہیں کرتے تمام مذاہب ائمہ اہل سنت  
کو چھوڑ کر حنفی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں اور حقیقت میں حنفیت سے اونکو لگاؤ نہیں  
ہے حنفی مذہب کے مورث اعلیٰ حضرت ابو حنیفہ رحمہ فرمائے کہ جب حضرت ۲ کی  
حدیث پاؤ فی انفور علی کعبہ اور یہ نہیں کرتے اور اصول مذہب حنفی کی کتابوں  
میں جا بجا لکھا ہے کہ ایک امام کے مذہب کو پکڑنا کچھ ضرور نہیں (تحفۃ الانوار  
میں صفحہ ۲۲ سے ۹۵ تک اس مسئلہ کو پچیس پیل کتب فقہ اور اصول سے ثابت کیا ہے)  
اور یہ لوگ واجب جانتے ہیں قولہم ص ۱۷۸ فی الواقع جو غیر مقلدین ایسے  
ہوں کہ عقائد ان کے خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالح کے ہوں  
تا آخر جواب اب میں تم سب کو خدا سے پاک کی قسم دیکر تم سے پوچھتا  
ہوں کہ تمام مذاہب اہل سنت کو ترک کر کے ایک امام کے مذہب پر عمل  
کرنے کو واجب سمجھنا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں فقہ  
کو مسئلہ پر اصرار کرنا فی الواقع یہ عقیدہ خلاف اہل سنت و جماعت کے ہوئے یا نہیں اور یہ عقیدہ  
ہم لوگوں کا ہی مقلدان متعصب کا والد المستعان علی ما تصفون ❦



## خاتمة الطبع

گیجے گئیو تکرادانہ حمید خدا  
 جبین تہا چوٹ و افترا یجد  
 اب ہم اک شہوی حق سے یہاں  
 اس سوا کس سے ہم کرن فریاد  
 ہوئے لوگوں سے ہم بہت ہیں تنگ  
 ہے انداز جملہ دینداران  
 کوئی کہتا ہے از غنا و ولی  
 کچھ نہیں انکا دین اور مشرب  
 ہکوا شے نہ کچھ عداوت ہے  
 سب کے سب وہ مقتداے انام  
 داخل سنت رسول ہیں وہ  
 اور روایت بھی اُسکی ہوسے صحیح  
 اس پر کرتا عمل سادات ہے  
 کہ حدیث نبی سے ہیں سٹلے  
 پہر نہ پوچھیں کسی سے اُسہیں وہاں  
 چوڑ دین اوسکو گرچہ چوڑ صحیح  
 ہم مقلد ہیں ہمکو بے تکرار  
 پیرو دین احمدی ہوں میں  
 اور عامل ہوں چارون مذہب کا  
 اوسکو لا مذہب اور وہابی  
 سرخوار و مقام روزانی  
 ظالم و مرتشی و خلق آزار  
 ہاں مگر جو کہ موسیٰ کامل  
 اور فعل اوسکا خارج مذہب  
 یا الہی تو بوجہ دے اونکو

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اور نعت رسول ہر دوسرا  
 کھل گیا جامع الشواہد کا  
 کرتے ہیں جذبت لکھ کے عیان  
 غیر صبر و شکیب راہ نہیں  
 ہکوا ان سے نہیں ہے طاقت جنگ  
 بیروان نبی یہ یہ ظلم  
 ہکوا وہابی اور معتزلی  
 اور منکر ہیں یہ اماموں کے  
 ہم یہ پیہ دشمنوں کی تہمت ہے  
 جو مسائل کتاب و سنت سے  
 جان و دل سے ہیں قبول ہیں  
 اوسکو کہیں مقدم ان سب پر  
 اور نہ کرنا عقل شقاوت ہے  
 کوئی کہدے کہ سسک یہ ٹھیک  
 لیکن وہیں مان دل سے ہوشادان  
 اور کہیں ہم نہ مجتہد نہ امام  
 ہے کفایت امام کی گفتار  
 ہے جو فرمودہ خدا و رسول  
 ہوں بلا قید معتقد سب کا  
 حیف صد حیف تارکان صلوة  
 خاں و مفتشی و بہتانی  
 ہمیں مذہب سے ہوتے ہیں خارج  
 ہو حدیث رسول کا عامل  
 یہ ہے دین انکا اور یہ اسلام  
 راہ سنت کی سوچہ دے اونکو  
 اب کہوں کیا بھڑھل سے

کہ ہوا جامع الشواہد رو  
 جا بجا کذب و افترا سارا  
 جز خدا کون دے ہماری داد  
 جز خدا کے کہیں پناہ نہیں  
 رہیں ہر وقت یہ سستگار ان  
 طعن و تشنیع کرتے ہیں ہر دم  
 کوئی کہتا کہ ہیں یہ لاندہب  
 بغض رکھتے ہیں انکے ناموں  
 اہل سنت کے پیشوا راہ امام  
 ہیں لکھے اونھوں نے فکرت سے  
 لیک جب یادیں ہم حدیث مریح  
 کیونکہ ہے قول و فعل ان سرور  
 بر خلاف اس گردہ نادان کے  
 ہے تمہارے امام کے نزدیک  
 عکس اُسکے جو ہو حدیث صریح  
 ہکوا قول رسول سے کیا کام  
 جو معتز ہو محمدی ہوں میں  
 جان و دل سے کیا وہ بیٹے قبول  
 وہیں کہنے لگیں یہ ہر بابی  
 سود خواران و امان زکوٰۃ  
 مشرک و بدعتی و تعزیہ دار  
 وہ عمل اوسکے کچھ نہیں خارج  
 جانیں یہ اوسکو خارج مذہب  
 یہ عقیدہ ہے اور یہ ہے کلام  
 خاتمہ کر سبہوں کا خیر خدا

مَنْ أَظْلَمُ مِنْ مَنْ حَسِبَ أَنَّ اللَّهَ إِذْ يُدْ لَوْفِيهَا سَمْعُهُ سَمْعِي فِي خَلْقِي هُوَا

كَاشِفًا الْكَلْبَ فِي سِرِّهِ مَنْ مَنَعَ عَنِ السَّاجِدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین

اما بعد تا فرین منصفین پر واضح ہو کہ ان دنوں ایک فتویٰ چار ورقہ مطبوعہ گلابی کاغذ مسو  
 بہ جامع الشواہد متفقین افتراءات و تکفیر پروان ملت احمدیہ و تبعین سنت محمدیہ کا نظر سے گذرا  
 اوسکے لکھنے والے اکثر وہی حنفی ہیں جنہوں نے سابق میں عہد نامہ پر جو جناب صاحب کشنیر  
 دہلی کی روبرو تصدیق ہو کر باستر ضامی باہمی شہر ہوا تھا اپنی ہجرت کی ہیں یہ لوگ اس امر کا  
 عہد و پیمان کر چکے تھے کہ ہم کسی پر کچھ طعن و اعتراض نہ کریں گے ہر شخص اپنی مذہب پر فوق و علو  
 قدیم جسطور سے عمل کرتا رہے اب انہیں نے اول من عامہ خلافت میں خلاف رسوم و عہد نامہ  
 قدیم فتور پیدا کیا اور باعث نقصان من جو ملت و مذہب محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قانون  
 گورنمنٹ برطانیہ کے سراسر خلاف ہی ہو کر عہد شکنی کی اور دریائے فساد دھوئے اور اس عہد  
 کو بالکل پس پشت ڈال کر سختی الزام و سزا ہوئے ہمارے اس پر بھی کچھ تعرض نہ تھا لیکن چونکہ لبید  
 شائع ہونے اس فتوے کے ہر شہر و دیار میں نقصان من ہو کر فساد دھوئے لگا اور نیز انہوں نے

اولن اوراق میں تمام کذب و افتراء باندھا ہے اور کسی جگہ بعض رسالہ کی عبارت میں سر قلم  
 کر کے برعکس مطلب لکھ دیا ہے ان سب اعتراضات میں سے ایک بات بھی ہمارے کتب  
 و رسائل میں نہیں ہے اور نہ اس کذب و افتراء پر داری سے محض فساد اور عہد شکنی اور  
 جہاں کو درغلانا اور اس عامہ میں نقص ڈالنا مقصود ہے اسی لیے بنظر رفیع شکوک اور علم بنایا  
 لکھا جاتا ہے کہ یہ سب تحریر جاح الشواہد و اہیات ہے اور اس سبک ترصد ہر طرح کے خرافات کتب معتبرہ  
 حنفیہ میں بقرعہ موجود ہیں اور ہر اعتراض پر ایسا ہے کہ جس سے بہر سب مفتی اہل سنت کے  
 نزدیک خارج از قمر قناجیہ و بد مذہب ٹھہرتے ہیں جن باتوں کو زبان پر لاتے ہو و حیاتی  
 ہے اور جن امور سے ہر ذی عقل کا شک و دل کا پ جاتا ہے وہ ان کے کتب میں بے دھڑک لکھو  
 گئے ہیں چنانچہ ہم ہر اعتراض کے جواب میں کچھ عبارت و پتہ ادا کر لیتے ہیں کیونکہ یہ سب تو آپ  
 کتب مذہبی سے بالکل جاہل و غریب ہیں اور قطع نظر اس کے اپنا عیب ہر شخص نہیں معلوم کر سکتا اگر  
 یہ جان لیں گے کہ خود ہم ہی پر یہ اعتراضات وارد ہوتے ہیں اور یہ کفر و ماری ہے جان عامہ  
 ہو اور یہ سب سبقت ہم پر مرقعہ شخصی کے باعث ہے اور متبعین سنت کا تو مذہب اور دعویٰ  
 پر ملا ہے کہ ہم کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے تابع ہیں کسی کے قول و فعل سے جو خلاف  
 اوستے ہو کچھ غرض نہیں خلاف کتاب و سنت جو بات ہو اس سے انکار ہے اگر بالفرض  
 کوئی شخص کوئی بات بلا دلیل کہے یا لکھے تو وہ ہمارا مذہب ہرگز نہیں ہو سکتا جب ہم  
 سوا و طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور و جوہر کسی امام عین کے مقلد نہیں تو پھر اور کیا کیا  
 ذکر ہے جو کچھ کتاب و سنت و احکام صحیح شرعی اور قیاس صحیح غیر معارض نص میں ہے وہ  
 ہمارا مذہب ہے اور جو خلاف اوستے ہے وہ ہمارے نزدیک مردود ہے یہ نشان و لیاقت  
 جناب متقلدین ہی کی ہے کہ ایک مذہب کے پابند ہو کر تمام آیات و احکام پر لیتے ہیں اور فرقہ ناجیہ  
 اہل سنت سے مخالف بننے ہیں اور علامت ظاہری ان کے اس میں ہے کہ ان میں بالکل جوہر  
 جہود اہل سنت ہے جس سے یہودی بننے لگے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اور فریادین جو

دیکھو یہاں  
 ص ۱۲



ایسی ہیں کہ جبکہ اسم فاعل خدا و تعالیٰ پر اطلاق نہیں کیا جاتا اور سبکِ اہم نقصِ خدا تعالیٰ تکلم فرمایا اور سائنہ  
عجاز کے اور خود او فرمایا (مَلَكُوا مَلَكُوا) اور یہی فرمایا (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) لیکن سچو اور را کا اور سترہ بی وسیع اطلاق  
کیا جاتا۔ انتہی دیکھو اس کی کذب باری تعالیٰ پر گزشتہ ثابت نہیں ہوتا یہ سو غریب متقلدین کی ہر ایک کتب پیغمبرین متقلدین خدا تعالیٰ  
سے پڑی وعید میں خلاف کرنا ثابت کر رہیں دیکھو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد شیعہ کے صفحہ ۴۷ میں بیان کیا ہے  
وَالْحَقُّ أَنَّ الْخُلُفَاءَ فِي الْوَعِيدِ كَوَيْفِيٍّ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُحَقِّقُونَ عَلَى اخْلَافِهِمْ اَوْ سِمْبَعِ بَعْضِ اخْلَافِ  
كَابِي حَاشِيَةٍ وَارْتَحَى أَنَّ الْخُلُفَاءَ جَاءُوا بِعَقْلَةٍ مُطْلَقًا لَكِنَّهُ غَيْرُ وَارِثٍ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ  
وَالْإِجْمَاعِ۔ یعنی حق یہ ہے کہ اللہ کا خلاف کرنا جائز ہے مطلقاً از روی عقل کے لیکن کتاب و سنت  
اور اجماع میں واقع نہیں ہوا اس سے ثابت ہوا کہ متقلدین بزم خود اللہ کے خلاف کرنے کا اعتقاد  
رکھتے ہیں اور جو امر کتاب و سنت و اجماع سے ثابت نہ ہو اس کو اپنی عقل سے حق اعتقاد کرتے ہیں یہ لوگ  
خود ہی جماعتِ اہل سنت سے خارج ہوئے اور علامہ نے جو اسکے رد میں آیت مَابِدَلُ الْقَوْلِ لَدُنِّي  
لکھی ہوا وہی عبد القدوس حنفی نے حاشیہ میں اعتراض کیا ہے کہ یہ آیت کفار کے حق میں ہوا اور عصاة  
کے حق میں اللہ سے وعید میں خلاف ہونا جائز ہے پس عقیدہ حنفیہ کا یہ نہ ہم اہل سنت و الجماعت کا جبکہ  
دل چاہے شرح عقائد شیعہ کو دیکھ لے وہ کتب سے اپنی ہی برعکس کیسا نکل یا ثم الزام نہ کر دیتے  
قصور اپنا نکل آیا دوسرا قول مولوی محمد حسین خان اپنی کتاب رد تقلید کیا ہے الخ **اقول** یہ بھی  
افتراء محض ہے رد تقلید کے صفحہ ۱۲ کے عبارت مندرج ہے۔ دوسرے یہ وجہ ہے کہ جب ہم یہ کہیں کہ  
غریب ایک ہی تبرنا چاہے تو یہ کہنا وحی اور رسالت کو لمبا میٹ کرنا ہے کیونکہ جب غریب ایک ہو تو امام کا  
ایک ہونا بھی ضرور ہوا اور وہی واجب ہوا کہ وہی جو اربعے سب ملوں گا اس لئے کہ دوسرے کی پاس مسئلہ  
یجناحاً حرام ہو گیا تو اب ضرور ہوا کہ وہ امام چوک اور بھول اور سر سے بچا ہوا سوا سوا ہے اگر وہ بھولا چکا  
تو کو کون کو مسئلہ پہنچنے میں تنگی پڑی اور ٹھیک بات معلوم نہیں ہوئی کیونکہ اور علما کو پاس مسئلہ یجناحاً  
حرام ٹھہر چکا اور امام بھولا چکا تو حق مسئلہ معلوم ہوا تو اس کا رتبہ پیغمبری کے رتبہ سے بھی بڑھ گیا اس لئے  
کہ تمام پیغمبر بڑے گاؤں اور بھول چوک سے نہیں بچے تھے اور یہ امام ایسی چیز ہے کہ اس کو بھول اور دگاؤ

بالکل بھی ہی نہیں اور یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔ انتہی اس سے یہ ثابت ہوتا کہ کسی سے بھی سہو ہو سکتا ہے اور یہ معترض مجیب نے اونپر جوٹ باندھا ہے کہ انبیاء سے پہلے جو کہ احکام دینی میں مقرر اس معلوم ہوا کہ مقلدین کا اقرار پر داری میں نہایت ہی کمال ہوا لکن انبیاء سے تصورات و خطا صادر ہو کر کیا تمام حنفی خود ہی اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کے کتب مذہبی میں یہ مسئلہ تصریح موجود ہے خود امام ہمام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر میں لکھتے ہیں وقد کانت منہم زکات و خطیبات یعنی انبیاء سے لغزشیں اور خطائیں ہی واقع ہوتے ہیں اور ملا علی قاری نے اسکا شرح میں تحت قول فقہنا ما سلیمان لکھا کہ رَضَیَ عَنْ سَبْتِیْ عَلٰی حَیْ اس پر اجتہاد اُلانیا ہے و تجوز و دَقِّعِهِمْ فِی النُّحَا لَکِنَّ سَبْطِیْ اَنْ یُّکَلِّمَ اور اس طرح حاشی اور نوائل اور اور اسکی شروع وغیرہ میں موجود ہے ہر واقعہ پر یہ فرمایا نہیں کہ کتب حنفیہ پر کار ہی ہیں کہ مقلدین حنفیہ انبیاء علیہم السلام خطا ہو کر اعتقاد رکھتے ہیں اور نیز ایک فتویٰ ہی انبیاء خطا واقع ہو کر انہوں نے اپنی کتب سے مل لکھا ہے جو چہر مولوی کریم اللہ صاحب حنفی اور مولوی مسعود صاحب حنفی امام جمہور فقہوری اور مولوی منصور علی خاں صاحب حنفی کے ہر میں ہیں پاس مولوی عبدالغفور صاحب مکتب دہلی متصل مسجد جامع موجود ہے۔ اب منصفین غور فرمائیں کہ یہ مذہب و عقیدہ حنفیوں کا ہے اور جناب سحر مضی اور جن پچاس ساٹھ حنفیوں کے اس فتویٰ پر ہر میں ہیں سب کا ذہن مغتری نکلے اور باقرار خود جماعت اہل سنت سے خارج ہو جاوے ہر میں آپ تو ہمکو اہل سنت سے خارج لکھتے ہیں یہ کیا ہوا کہ خود ہی خارج از فرقہ ناجیہ اہل سنت ہو گئے کہ اہل کیا عشق ستان طرز سخن سے مومن + اب نہ کہتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہوئے تیسرا قول یہ کہ حضرت کی خاتم النبیین ہونے کا کر تے ہیں چنانچہ نصر المومنین الخ اقول نصر المومنین کے عبارت سے انکار خاتمیت کا اتہام کرنا صریحاً افتراء الفالام علیہم ہے کہ ہونے سے مطابق اثر ابن عباس یہ مطلب ہے کہ غیر صلعم اس طبقہ کے خاتم النبیین ہیں نہ اور طبقات زمین کا اور یہی مذہب حنفیوں کا ہے چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے کہ اس وقت میں کل حنفیہ کے مقتدین اپنی رسالہ دلق الوساوۃ اور غائبان میں اسکو مل تحریر کیا ہے اور نیز بعض بعض فتویٰ ہی اس کے منہ پر اکثر حنفیہ کے ہر میں ہیں چہ ہی ہوئی کہ میں آئی پس یہ عقیدہ ہی حنفیوں کا ہے اگر اس سے انکار خاتمیت سمجھا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ سارے حنفی رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔ خود باعداء من ہذا المذہب یہ عقیدہ کی خرابی کہ تود کیسے ہی غیر کو مجرم بناتے تھے یہ گت اپنی ہی چہ ہر ارم قولہ حدیث احادیثی سو احادیث متواتر کے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجز

۵۱ یہ فتویٰ مفتی عبدالکریم صاحب ساکن بمبئی کے پاس موجود ہیں ۱۳

[illegible]

ثابت نہیں ہوتا الخ قول شرع منور اور ہے بین ہر بات بات میں : ابلیس کے سے وصف میں مفسد کو ذات میں  
یہ بھی تمہارا کذب میری دلیل حکم کی عبارت مندرج صفحہ ہذا ہے۔ وجہ سوم ایک اعتقاد بر سخرہ نبی علیہ السلام از جملہ عقائد ایمانیہ است  
و خبر عدل واحد مفید عقیدہ نبی شود بلکہ موجب عمل در اعمال میگردد و چہ جا کہ خبر بلا سند احادیث اناہ عقیدہ و ہر نقل دوسرے درم  
در باب صد و این مجرہ کہ اعتقاد بدان واجب است مراست را ہرگز مقبول نخواہد شد در باب اعتقادات چنانکہ در اصول  
مصرح است اعلم ان المقصود في الاعتقاد الاعتقاد فلا يقيد خبر العدل لولا احد فلا يقبل فيه الا اعتقاد  
لا يخلو من الظن بخلاف الاعمال فان العمل يحكمه معتقده الظن لانه ان شئ من الخبر لم يزل لنا عبد الله  
اسکا مطلب آتا ہی ہے کہ خبر واحد کسی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا نہ یہ کہ سواد حدیث متواتر کی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سخرہ  
نہیں ہوتا یہ اعتراض کا افترا اور بہتان ہے بلکہ یہ بات تو ایسی ہے کہ حنفی کی تمام کتاب مول میں لکھی ہوا در مسئلہ میں کا مذہب یہی ہے  
کہ خبر واحد مثبت عقیدہ نہیں اور اس سے زیادہ علی الکتاب صحیح نہیں بخلاف عقیدہ متبعین کے بلکہ حنفی کے نزدیک خبر واحد  
جو خلاف قیاس ہو وہ مردود ہے چنانچہ تحقیق شرح سامی میں تحت حدیث معرات اور تحت حدیث فقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم بالشارع والیمن کے صاف لکھا ہے کہ یہ حدیث مردود ہے اس کے خلاف قیاس ہے اور اس طرح توضیح تلخیص میں بھی اور مولوی  
عبد اللہ لکھنوی حنفی نے حاشیہ شرح غیب جو دہلی میں سید میر غلام صاحب کے مطبع میں چھپی ہے لکھا ہے کہ خبر واحد واجب العمل شرعی نہیں  
واجب العمل منطقی عقلی ہے ہر اسکو ایک صحف میں نہایت پورچ و چر عبارت میں تضاد یا متربک کے ان پر زعم میں خوب ثابت کیا ہے اور اسکو  
آخر میں لکھا کہ هذا للبيان في ما ذكره من خلاف ما ذهب اليه من تحقيق ايماننا وعليه اعتقادنا فقط ترجمہ در یہ بیان تحقیق  
کیا جگہ پر میر نے اور ظاہر کیا اچھے خالق میر نے اور ساتھ اس کے ثابت ہوا ایمان میر اور اوپر و کہم یقین میر ان تعوذ باللہ منہما  
جس امر کا افترا متبعین سنت پر کیا ہے وہی بلکہ اس سے بدتر ان مقلدین کا عقیدہ ہے کہ جب مقلدین کو نزدیک خبر واحد خلاف  
قیاس کہ مردود ٹھہری اور واجب العمل شرعی نہوی تو پھر کو اہل اسلام میں داخل سمجھنے کی کیا علامت ہے جو شخص حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خلاف قیاس کہے مردود سمجھو اور اسکو واجب العمل نہ جانے اسکو کون مسلمان کہہ سکتا ہے گویا بغیر حضرت والا ہوگی  
نار پور دہری سب تہ وبال ہوگی تو انہیں اجماع کی امت جسکی سند ہر معلوم نہوجت شرعی نہیں الخ باندہی ہے  
تم نے زیر فلک جہت پر کمرہ شاید بگڑ گیا ہے کہیں ماٹ نیل کا ہ معیار کی عبارت نہیں آسین ہی کذب افترا کو نقل کیا  
جناب مولانا فضل الدنایا سید محمد زید حسین صاحب محدث زید مجرہ اجماع کی حجت شرعی ہونے کے قائل ہیں معیار الحق میں یہ لکھا ہے

کہ اجماع شرعی کیلئے دو امور درمیں پہلا اتفاق سارے مجتہدین معصر کا اس امت سے اوپر امر شرعی کے متحقق ہو اور دوسرا  
 یہ کہ سند اس کی قرآن و حدیث سے پائی جاوے کیونکہ سند کا پایا جاننا مستلزم خطا کو ہوگا فقط اور یہی مذہب حنفیہ کا ہے  
 تلموح میں اجماع موصوفی علی انہ لا یجوز لہما اجماع الا من جلیل و اما زکریا عنہم السند یستلزم الخطا و اذا حکم فی الدین  
 بلا دلیل خطا انتہی مختصرا اور مسلم الشہوت میں غیاث الدین حنفی نے کہا کہ لا اجماع الا من مستند علی الخیار اور ابن تیمیہ  
 تحریر میں کہا کہ لا اجماع الا من مستند اور اس کی شرح میں مولوی عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں و انما یجوز لہما احدا الامین  
 کون الباطل صوابا و کون الایماح خطا لان الایماح قول کل رد قول کل بلا دلیل محکم بقول واحد بلا دلیل باطل  
 انتہی پس یہ سب حنفیہ کے قابل و معتقد ہیں کہ اجماع شرعی بلا دلیل و سند باطل ہے۔ عیار میں انہیں کے کتب کی عبارات  
 نقل کر کے ترجمہ لکھ دیا اس میں جناب مدوح کے ذمہ کیا الزام ہے تو یوں گالیان شوق سے غیر کو دی ہے کہ یہ کہہ کر کیا ہوتا  
 حضرات مقدسین کو اس شرم نہیں آتی کہ جو اپنے عقیدہ اور مذہب میں ہو اس کی توحید سنت کے لئے صورت الزام بناتے ہیں  
 اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جتنے پچاس ساثرہ حنفیوں نے ان اعتراضات کو کہیں کر کے لکھا ہے اور اوپر اپنی امر میں کہ میں اپنی مذہب سے  
 سب ناواقف ہیں اور جب تحریر خود اجماع شرعی کے منکر کتب سے اپنی برکت کیسے لکھ آیا ہم الزام دیکھو تو  
 تصور اپنا لکھ لیا یہ قولہ ششم مجتہد کا قیاس شرع میں معتبر نہیں الخ اقول بوی گل بھی تو نہ لای یک نفس ہم مل ہو  
 صبا دیکھا تھو میرا کہ صفحہ ۹۷ میں اس بات کا کہیں نام بھی نہیں یہ عمر ارض تہذرا غرض دیکھو وہی عوام و اور و جہت الی  
 ہر خاص و عام واللہ لا یدعی القوم الفاسقین قولہ ہفتم سند رجعت کے قابل ہیں الخ قولہ ہشتم حضرت ابوبکرؓ  
 ہراری الخ اقول ای شہم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی ہوتا ہے جو خرابہ اپنا ہی کہہ نہو چہ خوش صاحب اسات خود حنفی ہے  
 اور بڑے زور شور سے حنفیت کا دعویٰ کرتا ہے دیکھو بارہویں در اس کے شروع میں لکھتا ہے کہ جو شخص مجاہد گمان کرے کہ  
 اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سو عقیدت ہو تو یہ اس کا ظن فاسد اور اعتقاد کا سہ ہے اول کا مذہب نہیں چھوڑا دینے  
 اور میرا چاہئے دانے و نہیں کہ خان علم پر پرورش پائی ہے میں کہہ کر اور نکاح نہیں بچا تو لگا اس کے ہمیر ایسا احسانات ہیں کہ  
 ہو قدرت ادبی و فانی نہیں اور جو شخص لوگوں کا احسان نہیں مانتا وہ خدا تعالیٰ کا احسان بھی نہ مانگا اور یہ صفحہ ۳۲  
 لکھتا ہے کہ میری زندگی میں گزرنے اور کیا قبیل قنوت و تر معمول ہے ہر گز کہ میں اس میں کوئی حدیث مرفوعہ یا موقوفہ نہیں پائی  
 اور نہ اس کو تارک پر کہہ دے لیکن بکھلام امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور انکی اتباع سے حسن ظن ہر اس لڑکے کو کہ پر عین کرتا ہوں



پانی بند کا بری رای مبتلا کی ہے پس اگر غالب ہو اوس کے گمان میں نہ پہنچنا نجاست کا دوسری طرف جائز ہے والا نہیں یہ  
ظاہر روایت ہے اور اسی طرف رجوع کی ہے امام محمد نے اذیر ہی صحیح ہے جیسا کہ غایہ وغیرہ میں ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کے  
نزدیک تو پیشاب جانوران ماکول اللحم کا بھی پاک ہے جیسا کہ درختار کے صفحہ ۳۸ میں ہے و طہرۃ محمدؐ اور بدایہ مطبوعہ مطبع  
مسد خفائی میں بصفر ۲۶ لکھا ہے ان بول ماکول اللحم طہرۃ محمدؐ اور حاشیہ ہدایہ میں اسی صفحہ پر نہایت سے نقل کیا ہے  
قوله طہرۃ محمدؐ حیثی لو وقع فی الماء القلیل لا یوجب نجاسته و یجوز التوضیء به الا ان یکون البول غلیظا فاما  
یجوز توضیء به حیثی لو وقع فیہ بول غلیظ علی الماء ترجمہ یہاں تک کہ اگر واقع ہو دسے پیشاب تہوڑے پانی میں تو وہ  
پانی ناپاک نہیں ہوتا اور وضو جائز ہے اوس پانی سے ہاں اگر پیشاب غالب ہو جائے پانی پر جیسا کہ دودہ غالب ہو جائے  
اور اس سے وضو درست نہیں اور درختار میں بصفر ۳۸ پر بند جانوران شکاری کے ٹیٹھ کو پاک لکھا ہے تو موافق زعم مفسرین  
کے متقدمین کو پیشاب پینا اور اس سے وضو غسل کرنا اور گوہ کہنا درست ہوگا اور نیز حنفیہ تو معاذ اللہ پیشاب اور خون  
سے کہنا قرآن شریف کا جائز رکھتے ہیں اور چترہ مردہ پر بھی جائز لکھا ہے جیسا کہ فتاویٰ قاضی خان و فتاویٰ سراجیہ و  
فتاویٰ عالمگیری سے آشکارا ہے دیکھو صفحہ ۲۶۲ فتاویٰ قاضی خان مطبوعہ نو لکھنؤ اور فتاویٰ سراجیہ کا صفحہ ۱۳ جلد  
سوم جو فتاویٰ قاضی خان کے حاشیہ پر ہے اور عالمگیری صفحہ ۳۳ مطبوعہ دہلی کو پس یہ مفسر ہی اہل حق پر اس قسم کو اعتراض  
پر دازی کر کے اپنے مذہب کے قلعی کھولتے ہیں اور تمہیں سنت پر ناسحق الزام لگاتے ہیں اور بے فائدہ حوالہ میں اشتعال  
طبع پیدا کرتے ہیں حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی نے جو بہر در راہبہ پر شبستہ دہلی ہوا سپر بخت  
لکھنؤ ہر کی ہے اس سے اوپر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا چنانچہ وہ عبارت حرف بحرف ہم نقل کرتے ہیں وہ ہونے  
اصحاب خبرت دار باب بصیرت پر غنی و محجب رسد کہ رسالہ طریقہ محمدیہ ترجمہ در راہبہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی پرزان  
سنت سیدہ کو کافی و موافق ہے اگرچہ قوت و ضعف سے کوئی کتاب نقہ کی خالی نہیں ہوتی تاہم بعض کتاب پر باعتبار صحیح  
ہونے اکثر مسائل کے ترجمہ کرتی ہے پس اس طرح یہ رسالہ بھی واسطے طالب صادق کو باعتبار صحیح ہونے اکثر اور بیشتر مسائل  
کے لائق عمل اور اعتماد ہے پس چاہئے کہ طالب اسکے کسی عالم محقق غیر متعصب غیب سے سمجھے اور بے دہر تک اس پر  
عمل کرے اور قوت اخذ اسکا اور مدلل ہونا اسکے ہر ایک مسئلہ کا بالتقریر اسکے شرح دراری مفید جو اسکے مصنف  
ہی سے ہے اور میں رکوش دہوید اپنے پیش کی کو کچھ خلیجان اسکے کسی مسئلہ پر پیدا ہو تو چاہئے کہ وہ رجوع

کری اسکی شرح مذکور کی طرف کہ تارفع خلیجی ہو کہ اطمینان اوسکو بر وجہ حاصل ہوگا انتشار اللہ تعالیٰ انتہی پس رسولی صلی اللہ علیہ وسلم مردوح کہ اس فرمانے سے کہ اکثر و بیشتر مسائل اس کے لایق عمل اعتماد میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ جو بعض مسائل اسکو مردوح ہوتے تو وہ لائق عمل اعتماد نہیں ہیں اور نیز ایک فتویٰ مولانا صاحب مردوح کا مطبوعہ مطبع خفی دہلی جو افسانہ ۱۹ شنبان ۱۲۹۸ ہجری میں شہر ہو چکا ہے ہم کچھ نقل کرتے ہیں جس سے مسلک متبعین سنت ہوید اور آشکارا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار \*

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### حامداً ومصلیاً

گیا فرمانے ہیں علامہ دین شرع متبعین اس مسئلہ میں سوال اول مال تجارت پر زکوٰۃ کا دینا درست ہے یا نہیں سوال دوم سود کا کھانا کسی حالت میں درست ہے یا نہیں سوال سوم چربی خنزیر کی اگر کسی شی میں لجاوے تو وہ شے کھانی درست ہے یا نہیں سوال چہارم اگر ایک لوتہ پانی میں ایک بوند پیشاب کی پڑ جاوے تو وہ پانی پاک ہے یا ناپاک ہے سوال پنجم اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو اس طرح پرکھے کہ میں تجھ کو تین طلاق دے چکا اور دیدی اور یہی کلام اوس عورت سے اور جس شخص نے اوس سے دریافت یعنی مرد سے دریافت کیا تو اوس مرد نے یہی بیان کیا کہ میں اوس عورت کو تین طلاق منخلط دے چکا ہوں اور برس روز تک جس شخص نے دریافت کیا ہے کلام کہتا رہا اب وہ عورت اوس مرد پر بغیر حلالا درست ہے یا بعد حلالا کے فقط جواب سوال اول کا یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ دینی عند الجہور فرض ہے اور یہی صحیح بات ہے جواب سوال دوم کا یہ ہے کہ سود کی حرمت قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے کسی حالت میں لیکن دین اوسکا جائز نہیں لہذا فی کتب العمدة جواب سوال سوم کا یہ ہے کہ سور کی چربی کسی شے میں لجاوے تو اوس شے کا کھانا سبکے نزدیک حرام ہے اور حرمت سور کی نص قطعی قرآن سے ثابت ہے۔ اور حرمت اسکی احادیث سے ہی ثابت ہے اور منکر اسکا کافر ہے لہذا فی سائر الکتاب معتبرہ + جواب سوال چہارم کا یہ ہے کہ اگر ایک لوتہ پانی میں ایک بوند پیشاب کی پڑ جاوے تو وہ پانی بلا ریب ناپاک ہوا اور اس کے ناپاکی میں کچھ شک نہیں کیا لایعنی علی ماہر بالکتب الشریعہ جواب سوال پنجم کا یہ ہے کہ تین طلاق ایک جسد یا ایک طہر میں دفعۃً یا جہاداً کسی نے اپنی زوجہ کو دیں تو اس تین طلاق بدی کہ وقوع اور عدم وقوع میں اختلاف ہے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جو غنی مذہب کے رو سے تو بلا شک یہ تینوں طلاق بدی واقع ہو جاوے گی مگر دینی والا لکھتا ہے کہ ہر گاہ جیس کہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے اور نزدیک اکثر علماء اہل سنت کے بموجب حدیث ابن عباس جو صحیح مسلم میں مذکور ہے تینوں ایک طلاق

تصور کیجا دیکھو اگلے نزدیک میں طہرین دینی سے تین واقع ہوتے ہیں اور نیز اگلے نزدیک اس صورت میں حلالہ کی حاجت نہ  
پس بنا بر مذہب حنفی کو صورت مذکورہ میں بدول حلالہ کو وجہ طلاق شوہر اول پر حلال نہیں ہو سکتی اور کثیر کے نزدیک بدول  
حلالہ حدت کو اندر رجوع اور بعد حدت کے تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور یہی مذہب کثیر اہلیت نبی صلعم کا اور دلائل اسکی  
فتح الباری شرح صحیح بخاری اور تفسیر کبیر اور تفسیر شتا پوری اور لغات اللہقان و اعلام المتقین و نیل الاوطار و نیل المزار و بدر التمام  
و مسک الختام وغیرہ میں مذکور ہیں فقط

سید محمد زبیر حسین

نقل ہر

ما حفظ عبد الحکیم رحمہ اللہ و شمس سعدی و حافظہ مبارک

بسطح حنفی واقع کوچہ رانان شہر دہلی تلخ ۱۹ شعبان ۱۲۹۵ ہجری ردیکشہ طبع گردید

قولہ دوم لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے **اقول** حدیث شریف سے لڑکے شیر خوار کے پیشاب کو پانی سے چھڑکنا ثابت ہے اور

یہی مذہب ہے تبعین سنت کا جیسا کہ صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث سے صاف ظاہر ہے عن ام الفضل لما بآت بنت الحارث

قالت بکی الحسنین بن علی فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ اعطنی ثوبک والبس ثوبی یا غیری حتی

اغسلہ فقلت انما یغسل من بول الذکر ویغسل من بول الانثی ترجمہ ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ

پیشاب کیا حسین ابن علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں پس کہا میں نے اسی رسول خدا کے دیوے کو چھڑکا دیا

اور پس لیجو دوسرا کپڑا تاکہ دھو ڈالوں اوکو پس فرمایا حضرت نے لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکا جاتا ہے اور

پیشاب دھویا جاتا ہے لڑکی کا پس جو شخص حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرے وہ طایفہ کا جہنمی

رہو نہ لے ۵ بے ادب کرتے ہیں تو میں حدیث نبوی ۶ اہل بدعت کو خدا صاحب ادب بنا باہر افسوس کہ یہ معترض مغتری

نا عاقبت اندیش حدیث شریف پر اعتراض کرتے ہیں اور اپنے مذہب کی کتب معترہ پر بھی نظر نہیں ڈالتے دیکھو درختار

صفر ۳۶ باب الانحاس میں کیا لکھا ہے بخون دفع نجاست حقیقۃ بماء ولول مستنداً و بکل ما یج طاهر

نخل و ماء و در دحق الرین فطهر اصبع و ثدی تجس تجس ثلاثاً ترجمہ نجاست حقیقی کا دور کرنا

ستھ پانی اور ہر ایک تہی چیز پاک مثل سرکہ و عرق گلاب کے یہاں تک کہ تھوک سے ہو جائز ہے اور اونٹنی اور چھاتی جو ناپاک

ہو جاوے تین بار چوسنے سے پاک ہو جاتی ہے تو موافق زعم معترض کے یہ مطلب ہوگا کہ وہ یا موت یا شراب اونٹنی یا

پستان میں لگائے تو اسکو تین دفعہ چوس کر نوشجان فرمائیں تو وہ اونٹنی و پستان پاک و صاف ہو جاتی ہے ۵

دور کر دے غفلت کا پردہ دور کر دے کچھ نہ تو اپنی خبر اسے بخیر ملتی نہیں + اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک طہارت

اصل ہمارے پاس موجود ہے حلو ملک ہو اگر دیکھ لے ۱۱  
یہ حدیث طحاوی میں بھی ہے اور امام صاحب زما بخاری میں بھی ہے  
ابو حنیفہ رحمہ اللہ

فرقت عورت کی پاک ہے جیسا کہ در مختار کے صفحہ ۳۴ میں ہے اما عند ذی طاحرة کما شرط طریقات البدن تو  
 موافق زعم مقلدین حنفیہ کو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ اب مقلدین کو اسکا چاٹ لینا درست ہے انفس کی یہ نماز ان آیتاں ہیں جہاں  
 کہ طہارت اور شہیہ اور خلعت اور شہیہ ہر شخص اپنا عیب چھپاتا ہے اور ان مقلدین کو اپنا عیب پوشا کر ہا مقصود ہے ۔  
 معہ ہر برین نقل و دانش باید گریست + قولہ سوم وضو میں بجا کو یا نون دہونے کے معنی ہے الخ **اقول**  
 عند اجمعتان عظیم یہ مذہب ہم اہل سنت و جماعت کا ہرگز نہیں ہم یا نون دہونا فرض جانتے ہیں اور اسکے منکر کو ضال و  
 مضل اور فتاویٰ ابراہیمیہ کو ہم نہیں جانتے وہ کسا فتاویٰ سناور کس مذہب کے موافق لکھتا ہے ان فتاویٰ ابراہیم شاہ  
 انیس کتاب مذہب حنفی کی یاد دہا کر یہ مسئلہ ہو تو تم جانو اور تمہاری بھائی بند اور ظاہر تو یہ ہی تمہاری ایک غلطیہ و ازلیہ غلطی  
 ہے فقہ پر داری تمہاری شان ہو جو تمہاری بات ہے بہتان ہے + قولہ چارم پیشاب کر بعد استنجاء پانی وغیرہ  
 بدعت ہے **اقول** یہ مذہب ہمارا نہیں ہے اور نہ اعتقاد السنہ ہمارا مذہب کی کتاب ہے جیسا کہ جواب عقائد لکھ چکے ہیں  
 خبیثت الفت اغیار سے بجا ہر کیجے باور نہ رقیبون کی بنائی ہوئی بات + قولہ پنجم جو کوئی اپنی بی بی سے جماع  
 کرے اور انزال نہ ہو تو اسکی نماز بغیر غسل کو درست ہے **اقول** یہ صریح بہتان ہے **قولہ** لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ افسوس  
 کہ اتنے پیاسے ساتھ حنفیہ کو جنگی چرین ان اعتراضات پر ہمیں ایسا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی مصنف ہدایۃ القلوب القاسیہ کے  
 یہ عبارت ہے جو یہ بھی ہم لوگوں پر اقرار ہے ہمارے نزدیک تو غیبت متشفع سے غسل واجب ہو جاتا ہے یہ ہم لکھ کر بعد میں  
 انام داؤد ظاہری رحمہ اللہ اس ایک جماعت کا یہ مذہب بیان کیا ہے نہ معلوم مترضیہ کہاں سے بھا کر خوف ہدایۃ القلوب القاسیہ  
 اور سب ضعیفیت کا یہی مذہب ہے البتہ یہ عقیدہ و مذہب حنفیہ کا تو ضرور ہے کہ عورت مردہ اور صغیرہ اور بیمہ کے ساتھ  
 وطی کرنے سے بغیر انزال کے غسل نہیں آتا اور وضو ہی نہیں ٹوٹا کافی الدر المختار ج ۱ صفحہ ۱۹۵ عند طریحیہ  
 ادرسیۃ او صغیرۃ غیر مشترکہ لاکہ ان تصبیہ مفضاۃ بالوطی دان غایت الخشفۃ ولا یتقفی الا علی غلامیہ الا غسل الذکر  
 قسستانی استھلی پس یعلن مقلدین ہی کا ہے نہ ہم تعین سنت کا ابغنی صاحب ہمہ ہر کند گان حساب قرار خود اپنی اکیوہاں  
 سنت سے خارج چھین اور گریبان میں منہ ڈال کر شرمائیں **جہوٹ** بد باتوں سے باز آؤ خدا کے واسطے +  
 چپ رہو بس منہ نہ کھلو اؤ خدا کے واسطے + قولہ ششم ترہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ  
 عبادت میں جاگن بدعت مذکور ہے چنانچہ کتاب سید الخی مصنف مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے

۱۲۰  
 ترجمہ بیان نزدیک امام صاحب کی ہر طریقیہ بدعت کی

خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا ملت سے زائد عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام اور اولیاء عظام مثل  
حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ سے ثابت ہے ان کے نزدیک گناہ ہے **اقول** کہی فرورغ نہ پائے پیشینہ پر راز  
دہ ماہ ایک طرف اک طرف ہزار چراغ ہنود بافتند من دراک جناب مدوح مدظلہ نے تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنے یا تہائی  
رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذکورہ کہیں نہیں لکھا یہ سب تمہاری افترا پر داری اور دھوکہ بازی ہے صاحب  
موصوفت توصیفہ ۲۲ میں اس بات کا جواب دیتے ہیں کہ جو لوگ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں ایسی باتیں کہتے  
ہیں جو نقلاً ممنوع ہیں اور عقلاً غیر ممکن جیسا کہ ایک ہزار رکعت ہر شب میں پڑھنا اور دن بہر میں تین قرآن مجید ختم  
کرنے اور ایک وضو سے نماز عشا و صبح تیس یا چالیس برس تک پڑھنی حضرت امام ہمام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اسکو  
باجتہاد منسبت ہے اور معیار اثنی کوئی کتاب کم یا ب نہیں ہے ناظرین کو چاہیے کہ ملاحظہ کتاب مذکور فرماوین اور  
وقت اور زیادہ ترانہ سفر تین کا کذب بہتان آشکارا ہو جائیگا اور کثرت عبادت بعض صالحین است  
اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معارضہ نہیں کر سکتی ہے کہ ہم مامور یا تابع سنت رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم ہیں چنانچہ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز بعد بیان کرنے کثرت عبادت بعض صحابہ  
اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۵۷ میں فرماتے ہیں ولا تعظم الی احوال الصالحین وانما لام بل الی صاروی  
عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم والاعتماد علیہ حتی یصل العبد فی حالۃ یتفرد بہما عنی غیرہ ترجمہ  
یعنی مذکورہا جاوے طرف حالات و افعال صالحین کے بلکہ دیکھا جاوے طرف اس چیز کے جو روایت کی گئی کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم سے اور اوپر اعتماد ہے یہاں تک کہ داخل ہو دی بند بیچ ایسی حالت کے کہ جدا ہووے ساتھ اسکو غیر اپنے سے  
کیا خوب کہا ہے کسی نے نہ نہی صد دست ریحان پیش بلبل نہ خواہد خاطرش جز نکتہ گل پھر اس سے آگے چند  
حاشیہ صفت عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نقل کر کے فرماتے ہیں لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقر لیسلۃ  
قط حتی اصبح علی کان یا مریضہا و لم یقر لیسلۃ حتی یصبح علی کان یعوم فیہا علی ما بینا ہ ترجمہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نہیں قیام کیا تمام شب کہی یہاں تک کہ صبح کی ہو بلکہ تھے سوئے رات میں اور نہ سوئے رات پھر یہاں تک کہ صبح کی ہو بلکہ  
قیام فرماتے تھے اوپر اس طریقہ کے کریمان کیا سمجھیں اسکو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت کا پڑھنا  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اللیل

له لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة ١٣

۱۲ مئی ۱۹۴۷ء کو

ثلث عشر رکعت مرداء الترمذی قال هذا حديث حسن صحيح والكثير من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوة النلیل  
 ثلث عشر رکعت مہم الوتر ترجمہ کہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے رات میں تیرہ رکعت روایت کیا اور کثرت نماز  
 اور کہایہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اوشی کا کردارایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز شب میں تیرہ رکعت ہیں  
 معہ وتر کے اور صحیحین میں روایت ہے عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة کیف كانت صلوة رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان قالت ما کان یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشر رکعة الخ ترجمہ روایت ہے  
 ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے تحقیق سول کیا اوس نے حضرت عائشہ رضہ سے کیونکر پتی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنج رمضان کے  
 کہا نہیں تو بڑھاتے رمضان میں اور نہ غیر اوس کے میں گیارہ رکعت الخ پس ای معتز ضنین مفتیین رسول مقبول  
 صلی اللہ وسلم و حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ کا تمام شب جاگنا کہان سے ثابت کرتے ہو کیا اول کا فعل موافق قول کے  
 نہ تہا نگر نہیں **ع** نہی باشد مخالف قول فعل راستان با ہم کہ گفتار قلم باشد ز رفتار قلم پیدا **ق** قول ہفتم مال  
 تجارت میں **الخ** اقول یہ اول مجہ پر ٹیکے خواہی نہیں پابجا گفتگو ایچہ نہیں پمال تجارت میں بیشک نزدیک  
 ایک جماعت اہل سنت کے زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ مذہب خلاف مجہور اور ہم مال تجارت میں زکوٰۃ دینی ہی کے قائل ہیں  
 جیسا کہ مفتی حضرت شیخ الاسلام مندرجہ بالا سے ہویدا ہے لیکن حنفیہ خلاف اکثر صحابہ و مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین  
 لوگ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں جانتے حالانکہ جامع الترمذی کے صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ احمدی میں لکھا ہے فرمای غیر  
 واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مال الیتیم زکوٰۃ منہم عمر و علی و عائشہ و ابن عمر یہ یعقول  
 مالک و الشافعی واحد و اسنی ترجمہ پس دیکھو بہت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دین مال یتیم میں زکوٰۃ دینے  
 ہیں حضرت عمر رضہ و حضرت علی رضہ و حضرت عائشہ رضہ و ابن عمر اور یہی مذہب ہوا امام مالک و امام شافعی اور امام احمد اور سنی  
 رحمہم اللہ کا قول ہفتم خالو سبیلی **الخ** اقول یہ دلاورست دوسرے کہ بکف چراغ دارد و باوجودیکہ ایک مولوی القادر  
 و جناب سید محمد نذیر حسین حقاً بفضلہ تعالیٰ زندہ و موجود ہیں اوپر ایسی دلیری کر کے الزام لگاتا تمہیں مقلدین کا کام ہے  
 کوئی فتویٰ اس مضمون کا مولوی عبد القادر صاحب کا نہیں ہے اور نہ مولانا صاحبانے اوپر مہر ثبت کی اور نہ کسی تبعین سنت کا  
 یہ مذہب ہے البتہ مولوی محمد قاسم صاحب جو مقلدین برعم خود امام وقت سمجھتے ہیں رسالہ الدلائل کا طرک دفعہ تاسع صفحہ ۲۲ میں  
 جو مشہور محمود حسن دیوبندی کو نام سے کیا تھا یوں لکھتے ہیں۔ اور چونکہ یہی افعال اختیار پر واقع ہوا کرتی ہوتی نکاح کا

غیر بات سے منع ہو سکتا ممکن انوقتوں میں گوارہ نہ پیر نہی کسی صوفی کے لئے اور کسی مرض کی دوا ہوگی علاوہ برین نکاح کے  
 علت فاعل موجود علت قابل موجود مرضی ممکن پیر نکاح ہو سکتے کہ کیا میں ان پیر اسکو بالتفصیل عبارت طویل بیان کر کے  
 صفحہ ۲۴ میں خلاصہ بیان کر چکا ہے اب عرض خدمت مبارک میں یہ ہے کہ ہم نے تو بدلائل نقل و نقل غمرات  
 کا نکاح ہوا اور اس وجہ سے اسکا از قسم زنا ہونا ثابت کر دیا ان اس سے صاف ظاہر ہے کہ مقلدین حنفیہ کے نزدیک  
 تو معاذ اللہ عمرات ابدی سے نکاح کرنا درست ہے واہ کیا بے حیائی ہے کہ جن کو کاتبین سنت پر اتہام لگائیں  
 اوس سے بدتر اپنی کتب میں موجود ہے یہ عقل و دانش بایک گریست ہے ہر حال اگر تم بچے ہو اور وہ مولوی  
 محمد شاہ کے پاس موجود ہے تو کندن کے لئے اگر کہہ چوڑا ہے اس سے پہلے بھی مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب  
 سلمہ اللہ نقلے پر تمہیں مقلدین نے پہوپی سے نکاح کرنے کا افتراء باندھا تھا جب تم سے مطالبہ رسکا  
 ہوا تو آج تک کچھ ثبوت نہ سکے ایسی ہی اس فتوے کو سمجھنا چاہئے اور اگر سچے ہو تو تصحیح نقل  
 فتوے کرو مگر تمہارا تو مطلب ہی بقول شخصے یہ ہے شعر

جھوٹ ہوا غلط ہو بہتان ہو : مطلب اپنا تو صرف شہرت ہے

## قولہ نہم

ایک طلاق سے زائد دو طلاق یا تین ان اقوال جو مذہب شیعہ صحیح اس میں ہر وہ شیخ الاسلام کے فتوے  
 سند رجحان سے ظاہر ہے اور وہ ہی عالمین سنت کا مذہب ہے اس میں تمہارا فقر کیا چٹکاؤں اللہ لا یشھد  
 لیکن انکار نہیں ہے

## قولہ دہم

مرد پر سونے کا زیور سدا ہے نہ اور چیز کا ان اقوال کی بنا دھڑ بہت سی باتوں میں پرکھیں  
 چہیتی ہے بنائی بات مردوں کے زیور سے مراد اسقدر ہے کہ وہ آرایش ہتھیار  
 وزین در کاب وغیرہ کے استعمال میں لائیں نہ کہ پازیر یا بالیان و لنگن بلکہ پندیں یہ خوش فہمی ستر قس کی ہے

خلاصہ  
 نقل کان لکھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله رب العالمین

کہ خلاف واقع اعتراض کرتا ہے جبکہ حدیث شریف میں ترک مشابہت کا مرد و نکوہر تو مکے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ حکم دار دے تو پہر اس صورت میں یہ بالیان گنگن پہنے کا کیا طریق بان اگر کوئی فتور جواز کی مذہب حنفی میں ہو تو امر دیگر ہے لیکن تبیین حدیث اس قسم کے زیور کے استعمال کو حرام سمجھتے ہیں یہ دلیری مثنیوں کا کام ہے یہ پہننے پانہین کو نیک انجام ہے قولہ یاز دم لیک مسئلہ اول کا یہ ہے کہ پیر جو شام میں سور کے پیر مایہ سے بنایا

جانا اور سکا مشہور تھا الخ **قول** یہ مسئلہ ہی تبیین سنت کا ہرگز نہیں اور نہ اس مسئلہ پر حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی ہر ہر کمر عطا محمد ہوشیار پوری نے لکھا ہے اور اوس کی اوس پر ہر ہر اور سالہ انہما الحق کی یہ کیفیت ہے کہ وہ چند فتوے مختلفہ کا مجموعہ ہے اور اوس کو خان احمد شاہ صاحب قائم مقام اکثر اسٹنٹ کسٹرن ہار ہوشیار پور نے مطبع آملیق ہند لاہور ۱۸۷۵ء میں چھپوایا ہے اوس میں ایک فتویٰ جناب سید محمد نذیر حسین صاحب زید مجرم کا بھی درج ہے اوس میں سور کی چرلی کا ذکر تک ہی نہیں ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اشتہار اور سکا آخر مفتاح لاسرار التراویح جو ۱۲۹۶ ہجری میں چھپی ہے دے پیکر ہیں یہ مترض کی نہایت بیدینی و تعصب اور عوام الناس کو دھوکہ دہی ہے جو ایسے ناپاک مضمون کو ایسے مقدس لوگوں کے طرف نسبت کرتا ہے ہم کر و واسطے انہما مخالف دہی مترض کے نقل فتوے مذکور سالہ انہما الحق سے محضہ تحریر کرے میں وہ ہوندا۔

**سوال** نصاریٰ کے کنوؤں اور ظروف کا پانی جو جملہ نجاسات نجاسات علی اختلاف المذہب سے مبرا ہوں لوگوں کو استعمال میں لانا جو اپنے دین سے واقف ہیں اور خوف و فرار احتیاط و دماہنت سے مامون ہیں اور اوس کے

اس استعمال آب سے اوکی زیادتی و سستی دین کا اندیشہ نہ ہو جائز ہے یا نہیں بیوا تو جردا **سوال** دوم طعام النصار جو جملہ عورات و نجاسات مقررہ کل مذاہب اسلامیہ محفوظ و خالی ہو ایسے لوگوں کو کہا لینا جس کے تشوہ سوال اول میں گزر چکی ہے جائز ہے یا نہیں بیوا تو جردا **جواب** جائز ہے دلیل حدیث میحجاری کے کہ آنحضرت نے ایک عورت مشرک کی کپہال سے لوگوں کو پانی پلایا اور وضو و غسل کرایا اور حدیث بخاری اور حدیث رزین کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت نصرائیہ کے ٹہلیہ سے وضو کیا اور حدیث ترمذی کہ آنحضرت سے قبضہ نے سوال کیا حکم طعام نصرائیہ سے تو آپ نے اجازت دی اور فرمایا لا یجلجن فی مسدک طعام نصرائیہ فیہ النصرائیۃ اور اغاثۃ اللہقان میں بھی آثار منقول ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے



اہل کتاب کا کہنا کہ کیا اور جو احادیث اور آثار اسکے معارض منقول ہیں وہ معمول ہیں مغلطہ خیاست پر یا جہلا اشخاص  
پر غشیتہ خوف سستی دین و تجاوز حدود ہے اور نہ اونسے سوال ہے اور نہ اونسے حق میں جواب ہے  
واللہ اعلم کلمہ آخر لہذا

مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی

محمد عبد الحکیم	شیر علی حسین	محمد نذیر حسین	حسین حسین	ابو سعید حسین	محمد عبد الحکیم
-----------------	--------------	----------------	-----------	---------------	-----------------

پس اہل انصاف خود ہی غور فرمائیں کہ اس میں معتض نے کس قدر غلات واقع تحریر کیا ہے اور کس قدر طوفان  
باندھا ہے اس فتوے میں سور کا نام ہی نہیں اپنی برائی ہمارے ذمہ لگاتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک سور طہا ہر  
العین ہے مغلطہ دی حاشیہ در المختار کے باب لیاہ کے اخیر میں لکھا ہے دسوی عن الامام طہا سہ لآ  
عینہ کن انی لکتاب الصید من ہذا الکتاب انتہی اور در مختار کے کتاب صید میں یون لکھا کہ مختار  
لیس نجس العین عند الی حنیفۃ رحم علی ما فی التجرید وغیرہ شرح معنی منتہی بحسب العین نہیں نزدیک  
ابو صیفی رحمۃ اللہ علیہ کے اور نیز سور کا چہرہ بھی حنفیہ کے نزدیک دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ  
سنیۃ المصلیٰ میں اسکو امام یوسف رحم سے نقل کیا ہے اور در مختار کے کتاب المحظور والاباحتہ میں لکھا کہ اگر  
بکری کے بچے کو سورنی کا دودہ پلا کر پالا جاوے تو وہ حلال ہے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سورنی کا دودہ  
پاک ہے اور اسکا دودہ پلانا درست ہے پس یہ اعتراض ہی نہیں پڑتا ہوتا ہے ۵ چونکہ گرت بستہ بودی  
درین + دریدہ بدیدے چو گل پرین + تم + (ربنا امنابما انزلت واتبعنا

الرسول فاکتبتنا مع الشاہدین ۵

اور عہد نامہ کے نسبت جو بات عجیب نے بیان کی وہ سراسر نفوس ہے کیونکہ یہ تو ہم ہی کہتے ہیں کہ وہ فتوے  
کے طور پر نہیں لکھا گیا لیکن معاہدہ ہے اور مفہوم فتوے اوس سے حاصل ہے اور وہ باسترقصا  
طریقین بمصنوع صاحب کشتہ ہوا در دہلی ہوا ہے جسکا نقض سراسر بیدینی اور خلاف قانون حکام وقت

ہے اگر موافق اوس معاہدہ کے موصدان دہلی استقامت کریں تو ابھی ناقضین عہد مثل مولوی محمد شاہ صاحب  
 و عبدالحق صاحب و قاری یوسف صاحب و مولوی محمد یعقوب ابن مولوی کریم اللہ صاحب و عبدالرشید نواس  
 حاجی قاسم صاحب وغیرہم دار و گیر سرکار میں اگر آپ اس بد عہدی میں سزا یاب ہو سکتے ہیں لیکن  
 موصدین کا یہ شعار نہیں کہ ایسے امور میں اپنے طرف سے سبقت کریں مواخذہ الہی کے سپرد کیا  
 کیونکہ یہ عہد شکنوں کے لئے حدیث شریف لکلی غامدی لواء عند استیلاوم القیمۃ حکم ناطق ہے اور طرف  
 ثانی سے یہی لوگ آج کل دہلی میں بدعوی مولویت مشہور ہیں اور انھیں کی مہرین معاہدہ پر  
 ثبت ہیں اور مؤلف جامع الشواہد نے انہیں کے مہرین اپنے فتوے پر ثبت کرا کے سرخروی حاصل  
 کی ہے اب مؤلف مذکور اور اس کے مصدقین انکو خواہ عالم جائیں خواہ جاہل مقلدین خفیہ کے یہی  
 لوگ مقتدا ہیں کہ جنگی مہرین معاہدہ پر موجود ہیں سوائے انکے اور کون مولوی دہلی میں باقی ہے  
 کہ جب کے مہر اوس پر نہیں ان پر کہنا مؤلف کا کہ اکثر مہرین اوس میں مولوی نذیر حسین صاحب مدظلہ  
 کے طلبہ کی ہیں راستہ و مجاہدے کے علماء موجود ہیں دہلی اکثر صاحب مدوح کے شاگرد ہیں اور  
 کیونکہ نہ ہو کہ اس زمانہ میں سوائے ایک دو شخص کے سب عالم دہلی وغیرہ انہیں کے تلمیذ یافتہ ہیں  
 چنانچہ مولوی عبدالرب صاحب و مولوی محمد شاہ صاحب و مولوی عبدالحق صاحب و مولوی  
 رحیم بخش صاحب مسعود و قاری یوسف صاحب و مولوی عبداللہ صاحب ٹوٹکی و مولوی عبداللہ صاحب  
 وغیرہم سب جناب میا نصاب کے شاگرد ہیں اور ہم یہ بات پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ ہم کسی کو اہل قبلہ یا کافر  
 اور مرتد نہیں کہتے اور اب بھی یہی لکھتے ہیں یہ کام تو تمہیں متعصبین کا ہے کہ جسکو چاہو کافر و مرتد لکھو  
 خود ہی کافر و مرتد بننے ہو اور بفضلہ تعالیٰ ہماری زبان سے ہر وقت حق ہی نکلتا ہے بخلاف تمہارے کہ  
 سوائے اس کلمہ کے جو معاہدہ میں تم نے لکھا ہے کہی کلمہ حق نہ نکلا ہوگا۔ پس جو شخص ان افعال کو کرے  
 اس کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز ہے اور صاحبین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ  
 سلف کا تھا الخ یہ مجال آگے سرانگہوں پر شمع

اند کے غفلت تو گنہگار ہیں ترسیدم کہ دل آزرہ شوی ورنہ سخن بسیار است

# خاتمہ

کفر است در طریقت مائیکہ و اشتن

آئین ماست سینہ چو اینہ دشتن

ناظرین خرد آئین ان اوراق پر پوشیدہ نہ ہے کہ ہرگز یہ مقصود ہے کہ خوار ہی  
 نحو اہی مثل مقلدین متعصبین کے کسی کے مذہب و طریقہ میں عیب نکالیں یا کسی امام و مجتہد کے کلام میں نکتہ  
 چینی کر کے اوسپر الزام لگائیں کیونکہ وہ بزرگان دین رحمہم اللہ تو یہ کلام بلاغت نظام اتنی اوقیٰ بخبر الرسول و  
 خبر الصحابہ و زکا اپنی برست و برزائی ثابت کر گئے ہیں اب ان مسائل کو ان کے ذمہ لگانا اور ان کے تاویلات و بیانات  
 کرنی خالی از غایت نہیں بلکہ مقصد اصلی ہمارا یہ ہے کہ متعصبین مغرورین جو بہتان ہمہ لگائے ہیں اوس سے اپنی برست  
 و برزائی ظاہر کریں تاریخ شکوک اودام عوام بخوبی تمام ہو جائے اور کوئی شخص کسیر کا شک و شبہ نہ لائے لہذا  
 کہ کذب کا زب جو ابہائے مذکورہ سے مثل صبح صادق ظاہر و ماہر ہو گیا اور اوس کے فصیحین میں یہ بات ہی ثابت ہو گئی  
 کہ جو اتہامات مجاہدین نے ہمارے نسبت بیان کئے وہ ہی بلکہ اوس سے بڑھ کر ان کے عقائد و اعمال پر از قضا  
 و احتمال او نہیں کے کتب سلسلے اظہر من الشمس ہیں اور حدیث ان اللہ اختار فی عبارت شاہ صاحب  
 مرقومہ صفحہ ۴۴ جامع الشواہد انہیں کے جانب حامد ہوتی ہے اور جواب سوال دوم و سوم کے یہی مورد ہوتے ہیں کیا  
 متعصبین یہ سمجھتے تھے کہ ہم حوالہ صفحہ دیگر عوام کو اپنی جال میں پھاسیں گے اور کتب مطبوعہ دیرینہ کا نام لکھ کر جھوٹ  
 جائیں گے اتنا نہ خیال کیا کہ کتب مطبوعہ کچھ مایاب ہوئی ہیں اور کوئی شخص کسی امر میں بلا دلیل و سند من حوالہ کر گیا ہے  
 ہوا ہے کہ جب خداوند کار ساز چاہتا ہے کہ کسی کو دلیل و خوار کو تو اول اس کی عقل خط ہو جاتی ہے چون خدا خواہ  
 کہ پر وہ کس درود میلش اندر لٹے یا کان بروہ یثاقبت اندیش اتنا نہ سمجھو کہ لکھنؤ میں موسیٰ کل جعل عیسے  
 اللہ عزوجل کا ملک کبھی عالمان و عاملان خالی نہیں رہتا جیسے کہ حدیث شریف لا یدخل طائفۃ من امتی اخر میں وارد ہوا اور لکھا تھا کہ اگر وہ  
 اس طائفہ سے اہل حدیث ہیں اب ہم کہیں کہ یہ متعصبین اپنی ان عقائد و اعمال کو انہیں کے کتب سلسلہ سے جھکو وہ اپنا دین و ایمان مثل  
 حدیث و قرآن سمجھتی ہیں ثابت میں کیا جواب دیتے ہیں شیش محل میں رہنا اور سنگباری پر مبارک کرنی ایسی ہی نادانوں کا کام  
 رہنا کہ تیر غفلت بنا بعد اذہد یتا و صوب لنا من لدنک رحمۃ اللہ انت الی صاحب ۵

# صیانت المؤمنین عن طلب البتہ عین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے ارباب دیانت و تقویٰ پر متکشف و ہویا ہو کہ دنیا ایک فتویٰ چور و قہر مطبوعہ  
 مطبع فیض احمدی واقع شہر لکھنؤ کجسہ پر تقلدین سے بعض غانون کی نقلی ہیر میں شبہ میں نظر سے گذرا اور  
 ملاحظہ سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ اس زمانہ کی تقلدین حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نام  
 پر بیکار لگانے والی ہیں پر ہر گارجی و دیانت داری سے کچھ اونہیں سرکار نہیں مکاری و کذب  
 شعاری انکا اصلی شعار ہے فتنہ بازی و افترا پر دازی گویا انکا خمیر نہ انکو خوف خدا نہ خوف رسول اور  
 نہ مذہب کے بڑی نامی سچ کہتے ہیں اور نہ امام پر حرف آنے سے کچھ حیا یہ حیا مند ایسے ننگ خلق پیدا ہو کر اپنی مذہب کی دینی  
 و ہر گارجی آشکارا کو دیتے ہیں یہ رہی رہی اور بھی کہتے ہیں کہ خدا کی نشان دہی کا موٹہ اور اہل حق و متبعین کی بت سنت پر  
 ہر طرح طعن جلی فتویٰ بنوانا اور باوجود سیہ کاری سرخ کاغذ پر چھپوانا اس نیک فانی کو بھی ذرا دیکھنا چاہیے مگر کیا اس  
 کار و دینی بد فانی کا غنڈہ کے سرخی سے ہی کہیں بدل ہو سکتی ہو لاجل و لا قوۃ الا باللہ واہو اعجاز فتویٰ چھاپا کہ حسین  
 صدق و دیانت کی ہر تک نہیں اور سپر طرہ یہ کہ اس طومار کذب آثار کا نام کیا رکھا جامع الشواہد فی التزاج  
 الاولیائین عن المساجد چھ خوش مسجدین نہ پھرین انکی باواکی دیوان قاضی عریضہ خدایتعالیٰ کی مسجد و مسجد کو  
 انکا مولانا اہل ظلم سے پوچھنا چاہیے کہ اس قسم کی تصویرین وقف ہو کر تہن یا کسی کا دوا کی ملک کیا ان میں خیر و نیکو

آتا ہی نہیں معلوم کہ یہ دخل بجا اور غصب حق الوقت لایمک اہل سنت والجماعت کا مشہور مسئلہ ہے  
 عبادت خانوں میں عبادت مولیٰ کرنے کے بعد اہل قبلہ مستحق ہیں آئین بدعتی وہابی کا امتیاز کیا کہ معظمہ میں  
 مسجد الحرام کو دیکھو اس پر تر و شریف مسجد میں شیخ بدعتی وہابی سب اہل کربلا کر نماز پڑھتے ہیں اور وہیں مطاف  
 میں شیخ شیعہ سب یکوقت میں طواف بیت اللہ شریف کرتے ہیں اور کوئی کسی سے مزاحم نہیں ہوتا اسی طرح  
 میدان عرفات میں سب ایک جگہ قوف عرفات کرتے ہیں باوجودیکہ سلطان ترکی حنفی اللہ ربیب پہر یہ ایسیے کیا  
 کے کو طرز کے حنفی گروہ ہیں کہ سو حدین اہل سنت کو مسجد دن میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں یہاں سے صاف  
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اس وعید شدید دین اعظم ممن منع مساجد اللہ ان یدکر فیہا اسمہ و سعی فی خزائنا  
 کی صداق بن گئے ہیں پہر ان مردمان اعظم الناس نے یہ اور ایک ظلم کیا ہے کہ اسی فتویٰ  
 سرخ روین کہ جو انکی زبردستی کا پورا نشان ہے محیب بکراہل سنت والجماعت اہل حدیث اور انکی اتباع کو کہ  
 جو اولئک حربا لعدالان حرب السدیم الغالبون کے عین مصلحت ہیں خارج از اہل سنت والجماعت  
 بتایا ہے اور رفع یدین کرنے اور لپکا کر آمین کہنے اور امام کے پیچھے الحمد پڑھے نہ کو اس ملک میں فرقہ  
 اہل سنت سے خروج کی علامت قرار دیکر اسکی عاملین کو شل روانہ فرما کر فرقتہ قتال میں شامل  
 کیا ہے کیا ان دشمنان دین کی اتنا ہی سمجھ میں نہ آیا کہ بھلا کہیں یہ افعال سنت ہی کیلئے فرقہ قتال میں جو نیکی علامت  
 بن گئے ہیں رفع یدین اور آمین بالجہر اور قرار ت فاتحہ خلف الامام طریقہ سینہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے ہیں نہ علامت فرقہ قتالہ بخود باللہ من سورہ ہذا الفہم اور اگر بالفرض بقول ان مبتدعین بد  
 مذہبین کر ان افعال عمودہ کو علامات فرقہ باطلہ سے مانا جائے تو معاذ اللہ جملہ سلف صالحین اگر تہمات  
 تابعین متبع تابعین ائمہ مجتہدین و محدثین رضوان اللہ علیہم معین فرقہ قتال میں شامل ہو کر اہل سنت سے  
 خارج ہوتے ہیں کیونکہ رفع یدین کرنا اور لپکا کر آمین کہنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا اکثر ان حضرات  
 محدثین کا معمول رہا ہے جیسا کہ حدیث کی کتابوں میں صحاح ستہ وغیرہم سے ثابت ہوتا ہے تو اب  
 اس صورت میں ان مقلدان عدو خدا و رسول نے از سلف تا خلف موا کثر صحابہ شیل خلفاء راشدین  
 و عشرہ مبشرہ و حضرت عبداللہ بن عمر و جابر بن عبداللہ و ابو ہریرہ و الشعمہ ابن عباس و عبداللہ بن

زبیر و عائل بن حجر و مالک بن الحویرث و ابی حمید و سہیل بن سعد و محمد بن سلمہ و ابی قتادہ و ابی  
 موسیٰ الاشعری و جابر و عمر اللیشی و غیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و اکابر تابعین و تبع تابعین  
 و ائمہ مجتہدین جیسے حضرت حسن بصری و عطاءطاوس و مجاہد و نافع و سالم بن عبد اللہ و سعید بن  
 شافع و امام مالک و امام احمد بن حنبل و امام بخاری و امام اسحاق بن راہویہ و سید محمد بن عبد اللہ  
 جمیلانی و غیر ہم رحمہم اللہ اور اہل اتباع کو مثل رد افض و خوارج کے جانا غزوہ باللہ من ہذا الکلام  
 اللہ پس ایسی تقلید اور ایسے مقلدین بد مذہب ہیں خدا تعالیٰ ساری مسلمانوں کو بچا کر جن نافرمانیوں کو  
 عطا کی صحابہ و کبار تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ کو اہل سنت خارج تبارک و تعالیٰ  
 کچھ خوف خدا نہ ہو تو ابانکو یہ امر کیا مشکل ہے کہ یہ کسی اس زمانہ کو رد حقانی درباری پر افسرانہ انہما ہوں اور  
 اس پر زبان طعن نہ کہولین پس یہ خائنین دین و دشمنان اہل حدیث حضرت عالی مرتبت حجۃ الخلف بعینہ السلف  
 شیخ العلماء و المسلمین بقبول و ابرین شینا و قدوتنا و مولانا سید محمد زبیر حسین حقاً محدث و فقیہ دہلوی  
 دام برکاتہ اور ان کی اتباع اور شاگردوں اور ان کی تالیفات پر جس قدر اتہام و افترا کریں بجا ہے  
 اور طوفان برپا کریں سزاوار ہے کہ ان مقلدین عقب نشینوں کا شیوہ نیش زنی قدیم سے مستحق طبعیت  
 ہے اور اس سے انکی ایماندارگی ثابت ہوتی ہے پس یہ خیر خواہ خلق اللہ اہل سنت و الجماعت سے صفار کیا  
 پر علی الاعلان یہ مظاہر کرتا ہے کہ پرچہ سرخ موسوم بہ جامع الشواہد میں جو جو عقیدے اور اعمال ان مقلدین  
 مفسرین نے اس گروہ سنہ سنہ محمدیہ و ہمارے علماء کی تالیفات کو طرف منسوب کر دینے کتنے ایک تار  
 کذب و افترا محض ہیں کہ جنکی اکثر باعش ظہور و صدور و منہج ہی مقلدین مفسرین ہی ہیں اور برعکس  
 نسبت انکی ہمارے طرف کرنی یہ اور کذب و افترا ہے اور کہتے ایک ان میں انکی نامہی اور طریقہ سلف  
 صالحین سے انکی جاہل و نابالغ ہونے کا نشان ہے اور جو کہ انہوں نے نقل عبادت گسی کتاب کی نہیں کی اسلئے  
 ہم ان جامع الشواہد پر ہرگز یوں سو طالب تعجب نقل نہیں اگر وہ راست گو ہیں تو مریدان کا تعجب  
 نقل کریں اور دوبارہ دیکھ لیں کہ نہ کذاب و افترا پر داز ہیں اب رہا خانہ پر ہنا نہ  
 پڑتا ان مقلدین غالبین کا ہم اہل سنت کے پیچہ سو یہ انکا ایک اختیار ہے امر ہے خواہ وہ چاہیں خواہ نہیں

یونانیہ بخاریہ غیلانیہ ششیہ حنفیہ معاویہ مرسیہ کراسیہ اور انکا نام مرجیہ اسلے رکھا گیا ہے  
 کہ یہ گمان کرتے ہیں کہ مکلفین میں سے جب کسی نو لالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا بعد ازاں  
 تمام گناہ کو وہ اصل و ذرخ میں داخل نہوگا اور ایمان ایک قول ہی بغیر عمل کو اور اعمال  
 شرایع ہیں اور ایمان ایک قول مجرد ہی بغیر عمل کے اور سب لوگ ایمان میں زیادتی نہیں  
 رکھتے یعنی ایمان میں سب برابر ہیں اور تحقیق ایمان اول کا یعنی عام لوگوں کا اور ایمان  
 خرسثون اور انبیا کا ایک ہے یعنی کم و بیش نہیں اور ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں اور ایمان میں  
 استثنائیں نہیں کہا جاتا یعنی یوں نہیں کہا جاتا کہ انشاء اللہ میں مومن ہوں اور جسے اقرار کیا  
 ساتھ زبان کو ایمان کا اور عمل نکلیا پس وہ مومن ہے انتہی پس حنفی نہ ہے کہ مرجیوں کی  
 ان عقائد سے کئی باتوں میں حنفی مقلدین کے عقاید بھی مطابقت رکھتے ہیں جیسا کہ آگے  
 شرح عقائد وغیرہ کتب کے پڑھنے والے خوب واقف ہیں پس اس لئے حضرت پیران پیر  
 قدس سرہ نے مقلدین حنفیہ بھی مرجیوں کی بارہ فرقوں میں سے ایک فرقہ قرار دیکر اہل سنت  
 سے خارج فرمایا ہے قتال ولا تلک من المشرکین اب جاسے غور ہو کہ یہ سب مقلدین مذہب حنفیہ  
 اپنی صرف زبانی جمع خرچ سے ہم عاملان حدیث کو غیر مقلد قرار دیکر اہل سنت سے خارج بنا رہے  
 الحمد للہ واللہ کہ ان مفتترین کذابین کا کلام پاک حضرت پیران پیر صاحب ہر سے مرجع ہوتا ثابت ہو کر  
 اہل سنت والجماعت سے خارج ہوتا مثل آفتاب نیمروز کو ظاہر ہو گیا اب مبتدع ہونا بھی انکا ہم کلام  
 پاک حضرت پیران پیر صاحب ہی سے ثابت کرتے ہیں حضرت قطب الخطاب اپنی اسی کتاب میں صفحہ ۱۰۹  
 فرماتے ہیں - واعلم ان لہل البدع علامات يعرفون بها فعلامۃ اہل البدعۃ التوقیعۃ الخ ترجمہ جان  
 تو کہ تحقیق اہل بدعت کو لے نشانیاں ہیں کہ ان نشانیوں سے وہ پہچانے جاتے ہیں پس اہل بدعت کی نشانی  
 اول انکا اہل حدیث کی غیبت کرنا ہی الخ پس یہاں سے ہی ان مقلدین بدگویان و ضعیف کنندگان  
 اہل حدیث کا یہ حق ہونا قابل یقین ہو گیا اس لئے کہ مذہب راہن اہل حدیث اور اس کے  
 اتباع کی غیبت و برائی کر کے نامہ اعمال اپنا سیاہ کر نہیں غرض میں خدا تعالیٰ اپنے سچے پیغمبر و

ابن ابی امریہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فرقہ ناجیہ کے دو ہی لقب ہیں اہل حدیث یا اہل سنت والجماعت  
وہ ایک ہی گروہ چونکہ مثل در فرق باطلہ کے ان کے فرقے ہوں اور یہ بھی صفحہ ۱۲ غنیۃ الطہان ہی  
سے نقل ہوتا ہے۔ فاصل ثلث و سبعین فرقہ عشرۃ اہل السنۃ والخوارج والشیعۃ والمعتزلۃ والرجیۃ  
والمشبہۃ والجمیۃ والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ قابل السنۃ طائفۃ واحدۃ والخوارج خمس  
عشرۃ فرقۃ والمعتزلۃ ستۃ فرقۃ والرجیۃ اثنی عشر فرقۃ والشیعۃ اثنا وثلثون فرقۃ والجمیۃ  
والنجاریۃ والضراریۃ والکلابیۃ کل واحدۃ فرقۃ والمشبہۃ ثلث فرق جمع ذلک ثلث و سبعون  
فرقۃ علی ما خبرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما الفرقتۃ الناجیۃ فہی اہل السنۃ والجماعہ وقد بینا  
مذہبہم واعتقادہم علی ما قد ساد ذکرہ وتسمی ہذہ الفرقتۃ الناجیۃ القدریۃ والمعتزلۃ تجر لقلوبہا  
ان جمیع المخلوقات بمشیۃ اللہ تعالیٰ وقدرتہ و ارادۃ و خلقہ و تسبیہا الرجیۃ و شکاکیتہ لاستثناء ما  
فی الایمان ليقول احدہم انا مؤمن انشاء اللہ تعالیٰ علی ما قد متابیانہ وتسمیہا القدریۃ ناصیۃ لقلوبہا  
باختیار الامام ونصبہ بالعقد وتسمیہا الجمیۃ والنجاریۃ مشبہۃ لاثباتہا صفات الباری عز وجل  
سئل العلم والقدرۃ والحیوۃ وغیرہا من الصفات وتسمیہا الباطنیۃ وحشونہ لقلوبہا لاخبار و  
تعلیقہا بالاثار وما اتسمہم الا اصحاب الحدیث و اہل السنۃ علی ما بینا انتہی ترجمہ پس اصل  
تہتہ فرقوں کے دس فرقے ہیں اہل السنۃ اور خوارج اور شیعہ اور معتزلہ اور مرجیہ اور  
مشبہہ اور جمیہ اور ضراریہ اور نجاریہ اور کلابیہ پس اہل سنت کا ایک گروہ ہوا اور خوارج کے  
پندرہ گروہ اور معتزلہ کے چھ گروہ اور مرجیوں کے بارہ گروہ اور شیعوں کے تیس گروہ ان کو  
و نجاریہ و ضراریہ و کلابیہ ہر ایک ان میں سے ایک گروہ ہے اور مشبہہ تین گروہ ہیں پس تمام تہتر  
گروہ ہیں چنانچہ خبر دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نبات پانے والا گروہ پس وہ اہل سنت  
و جماعت ہیں اور تحقیق ہم نے انکا مذہب اعتقاد بیان کیا ہے اس طریق پر کہ اوپر گذرا اور اس  
فرقہ ناجیہ کا نام رکھا ہے قدیمیوں اور معتزلہ نے مجبرینے قائل بجز اس وجہ سے کہ یہ فرقہ ناجیہ  
قائل ہوا ہے کہ تحقیق تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی مشیت و قدرت و ارادہ سے ہوا اور مرجیوں اس



فرقہ ناجیہ کا نام رکھا ہے شکاک یہ انکے ایمان میں استثنا کرنیکی وجہ سے کہ ان میں سے ہر ایک کو تہا جو کہ میں مومن ہوں انشا اللہ چنانچہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور رافضیوں نے اس گروہ ناجیہ کا نام رکھا، نا صبی اگر جہت کہ گروہ ناجیہ ساتھ اختیار کرنے و برپا کرنے امام کے قائل ہوئے ہیں ساتھ عقد اہل اسلام کے اور جھیلہ و ریخاریہ نے نام رکھا ہے فرقہ ناجیہ کا مشبہہ بدین وجہ کہ گروہ ناجیہ اثبات صفات کرتا ہے علم و قدرت و حیا و غیرہ صفات سے اللہ تعالیٰ کے لئے اور فرقہ باغیہ نے گروہ ناجیہ کا نام رکھا ہے حشویہ اسلئے کہ قول کرتا اور مانتا مارنا فرقہ ناجیہ کا ساتھ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہے اور نہیں کوئی نام ان کا یعنی گروہ ناجیہ کا مگر اصحاب حدیث و اہل سنت انتہی۔ پس متقلدین بد مذہبین اب غفلت سے چونکیں اور خوب غور کریں کہ انبیاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کرنیوالوں کا نام اہل سنت و الجماعت ہے اور وہ اہل حدیث ہیں اور انکی اتباع میں نہ اور کوئی پس جس طرح ہم نے فرقہ ناجیہ کا لقب اصحاب حدیث و اہل سنت ہوتا حضرت قطب الاقطاب کی تحقیق سے ثابت کر دیا اسی طرح کوئی متقلد بد مذہب اپنا اہل سنت ہوتا یا وجود روگردانی حدیث محض فقہ پر چلکر کسی ایسے عالمی قدر محقق مجتہد پیر شریعت و طریقت کی قول سے ثابت کر دکھائی ورنہ اہل سنت ہونیکا دعویٰ ٹکریئے

واخرد عولت ان احمل للہ رب العالمین

راحمہ اللہ سیوالہذا اللہ عنہ ساکن قصبہ سیکری علاقہ بہر پور



